اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ۞ اَمَّا بَعْدُ!
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞

# ”دین کے مسائل“ (part 02d)

**والدین** کو چاہیے کہ پہلے خود **”دین کے مسائل“ part 01** پڑھ لیں اور اگر صلاحیت (ability) ہو تو اپنے بچّوں کو پڑھائیں ورنہ کسی سُنّی عالم / سُنّی عالمہ کے ذریعے پڑھوائیں (بھلے انہیں fees دینی پڑے لیکن **عام قاری صاحبان کے ذریعے نہ پڑھوائیں** تاکہ دینی مسائل سیکھنے سکھانے میں غلطیاں نہ ہوں، مگر اس صورت (case) میں بھی **”دین کے مسائل“ part :1، Topic number : 49,50** والدین خود بچّوں کو سمجھائیں)۔

## 86 ”رمضان کا روزہ توڑنے پر کفّارہ اور روزے کے باطنی آداب“

**فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:**

جس نے کسی رخصت (یعنی شریعت کی دی ہوئی اجازت) اور مرض کے بغیر رمضان المبارک کا ایک (1) روزہ چھوڑا وہ ساری زندگی کے روزے رکھے تب بھی اس کی کمی پوری نہیں کر سکتا۔ (جامع الترمذی، الحدیث: ۷۲۳، ص ۱۷۱۸)

**واقعہ (incident):** **کیا کفّارہ، اس طرح بھی دیا جاتا ہے؟**

بخاری شریف میں ہے، ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہوئے اور بتایا کہ مجھ پر رَمضان شریف کے روزے کا کفّارہ لازم ہو گیا، (فرمایئے! اب میں کیا کروں؟) ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: غلام آزاد کر سکتے ہو؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: کیا مُسلسل (continuous) دو (2) مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: ساٹھ (60) مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کی: یہ بھی نہیں کر سکتا۔ اتنے میں کسی نے کچھ کھجوریں (dates) ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لیے تحفے میں بھیجیں۔ ہمارے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے وہ ساری کھجوریں اُس صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو دے دیں اور فرمایا: انہیں خیرات (یعنی غریبوں میں صدقہ) کر دو (تمہارا کفارہ ادا ہو جائے گا)۔ انہوں نے کچھ اس طرح عرض کی: اللہ کریم کی قسم! مدینے پاک میں میرے گھر والے سب سے زیادہ غریب ہیں۔ پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ سن کر مُسکرائے (یعنی ہنسے) یہاں تک کہ آپ کے برکت والے (blessed) دانت نظر آنے لگے اور فرمایا: اَطْعِمْہُ اَھْلَکَ یعنی اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو (تو تمھارا

کفّارہ پورا ہو جائے گا)۔(بُخاری ج۱ص۶۳۸حدیث۱۹۳۶مُلَخّصاً)

اللہ کریم نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ طاقت دی ہے کہ جس کو چاہیں دین کے حکم میں آسانی دے دیں۔ صدقہ جو دوسرے غریبوں کو دینا تھا، وہ صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہ خود کھالیں اور اپنے گھر والوں کو کھلا دیں، اس سے کَفّارہ پورا ہو جائے گا یعنی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُن کے کَفّارے کو انعام بنادیا، ورنہ کوئی شخص اپنا کَفّارہ یا اپنی زکوٰۃ خود نہیں کھاسکتا اور نہ ہی اپنے بیوی بچّوں کو کھلا سکتا ہے۔(مراۃ ج۳ص۱۶۱،۱۶۲مع نزہۃ القاری ج۳ص۳۳۵ملخصاً)

## رَمضان المبارک کے روزے کے کفّارے کی ایک صورت:

{1}رَمَضانُ الْمُبارَک میں کسی عاقل(یعنی جو پاگل نہ ہو)، بالغ(grown-up)[1]، مقیم(یعنی جو شرعی مسافر نہ ہو)نے اس وقت کے فرض روزے (یعنی" ادا")کی نیّت سے روزہ رکھا اور شرعی اجازت کے بغیر جان بوجھ کر(deliberately) کوئی بھی چیز لذت(pleasure)کیلئے کھائی یا پی تَو روزہ ٹوٹ گیا اور اِس کی قضا اور کفّارہ دونوں لازم ہیں۔(بہارِ شریعت ج۱ص۹۹۱)

## کفّارے کے لیے شرط(precondition):

{2}جس جگہ روزہ توڑنے سے کفارہ لازِم آتا ہے،اُس میں شرط(precondition)یہ ہے کہ رات ہی سے رَمَضانُ المُبَارَک کے روزے کی نیّت کی ہو،اگر دِن میں نیّت کی اور توڑدیا تو کفّارہ لازِم نہیں صرف قضا کافی(enough) ہے۔(جوہرہ ج۱ص۱۸۰)

{3}کفّارہ لازِم ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسی بات نہ ہوئی ہو جس کی وجہ سے روزہ توڑنے کی اجازت ہوتی ہو،مثلاً روزہ توڑنے کے بعد اُسی دن میں ایسا بیمار ہوا جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہو جاتی ہے تو اب اُس روزے کا کفّارہ نہیں۔ اور سفر شروع کر دیا تو کفّارہ باقی رہے گا کیونکہ سفر کرنا تو انسان کے اپنے ہاتھ میں ہے۔(اَیضاً،ص۱۸۱،مُلخصاً)

## جن صورتوں(cases)میں کفّارہ نہیں ہوتا،اُس کے لیے شرط(precondition):

{4}جن صورَتوں میں روزہ توڑنے پر کفّارہ لازِم نہیں ان میں شرط(precondition)ہے کہ ایک(1)بار ایسا ہوا

---

(103)اس کی وضاحت(explanation)"دین کے مسائل" **part : 1، Topic number: 49,50** میں ہے،جو والدین اپنے بچّوں کو خود سمجھائیں۔

ہو اور معصیت (یعنی نافرمانی مثلاً شرعی اجازت کے بغیر روزہ توڑنے) کا ارادہ نہ کیا ہو ورنہ ان صورتوں (cases) میں بھی کفّارہ دینا ہوگا۔ (دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۴۰)

## کفّارے کے مسائل:

{5} قے آئی یا بھول کر کھایا اور اِن سب صورتوں میں اِسے معلوم تھا کہ روزہ نہیں ٹوٹا پھر بھی کھالیا تو کفّارہ لازم نہیں (مگر شرعی اجازت کے بغیر ایسا کرنے سے گناہ گار ہوگا اور ایک قضا روزہ رکھنا ہوگا)۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۴۳۱)

{6} کچے چاول، باجرہ (pearl)، مسور، مونگ (mung bean) کھائی تو کفارہ لازم نہیں، یہی حکم کچے (raw) جو (barley) کا ہے (کیونکہ عام طور پر یہ چیزیں کچّی نہیں کھائی جاتیں، مگر شرعی اجازت کے بغیر ایسا کرنے سے گناہ گار ہوگا اور ایک قضا روزہ رکھنا ہوگا) اور بھنے ہوئے (یعنی پکّے ہوئے) ہوں تو کفّارہ لازِم ہے (کیونکہ جو (barley) وغیرہ پکّے ہوئے ہوں تو کھائے جاتے ہیں)۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۹۹۳، عالمگیری ج۱ ص۲۰۲)

{7} سحری کا نوالہ (bite) منہ میں تھا کہ فجر کا وَقت شروع اور سحری کا وقت ختم ہوگیا، یا بھول کر کھا رہے تھے، نوالہ منہ میں تھا کہ یاد آگیا، پھر بھی نگل (یعنی کھا) لیا تو اِن دونوں صورَتوں (cases) میں کفارہ واجب ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص۲۰۳، مُلخصاً)

{8} اگر ایک ہی رمضان کے دو (2) روزے توڑے اور ابھی پہلا روزہ توڑنے کا کَفَّارہ نہیں دیا تھا تو ایک ہی کَفَّارہ دونوں روزوں کیلئے کافی (enough) ہے۔ (جَوہَرہ ج۱ ص۱۸۲ مُلخصاً)

{9} اگر دو (2) روزے توڑے اور دونوں روزے الگ الگ رمضان کے تھے تو دونوں کیلئے دو (2) کفارے ہی دینے ہونگے چاہے ابھی تک پہلے روزے کا کَفَّارہ نہ دیا ہو۔ (جَوہَرہ ج۱ ص۱۸۲) (فیضانِ رمضان ۱۴۱ تا ۱۳۹ مُلخصاً)

**یاد رہے کہ جتنے روزے شرعی اجازت کے بغیر توڑے، قضا کے ساتھ ساتھ سب سے توبہ کرنا ہوگی۔**

## آج کل روزے کا کفّارہ دینے کا طریقہ:

{1} (۱) پے دَر پے (یعنی ایک ساتھ continuously) ساٹھ (60) روزے رکھے۔

(۲) **یادرہے!** اگر سن ہجری کے مہینے کی یکم (پہلی تاریخ) سے شروع کریں تو پورے دو (2) مہینے کے روزے رکھئے، ہو سکتا ہے کہ دونوں مہینے اُنتیس (29)، اُنتیس (29) کے ہوں تو اٹھاون (58) روزوں سے کفّارہ پورا ہو جائے گا اور اگر پہلی (1st) تاریخ کے بعد کسی دن سے روزے شروع کیے تو اب پورے ساٹھ (60) دن روزے رکھنے ہوں گے۔

(۳) رَوزوں کی صورَت (case) میں (کفّارہ پورا کرنے میں) اگر ایک (1) دِن کا بھی روزہ چھوٹ گیا تو اب دوبارہ

ساٹھ(60)روزے رکھنے ہوں گے، چاہے اُنسٹھ(59) روزے پہلے رکھ لیے تھے، چاہے بیماری وغیرہ کسی بھی وجہ سے روزہ چھوٹ گیا ہو۔(بہار شریعت ج ۱ص ۹۹۴ مُلخصاً)

**{2}(۱)**اگر یہ ممکن نہ ہو تو ساٹھ(60) مسکینوں[2] کو پیٹ بھر کر دونوں وَقت کھانا کھلائے یہ ضروری ہے کہ جس کو ایک وقت کھلایا دوسرے وقت کا کھانا بھی اُسی کو کھلائے۔

**(۲)**یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ساٹھ (60) مسکینوں کو ایک(1) ایک(1) صدقۂ فطر[3] (مَثَلًا 2 کلو میں 80 گرام کم(یعنی 1 کلو اور 920 گرام) گیہوں(wheat) یا اُس کی رقم(amount)) کا مالک کر دیا جائے۔ ایک ہی مسکین کو ایک ساتھ ساٹھ (60) صدقۂ فطر نہیں دے سکتے۔**ہاں!** یہ کر سکتے ہیں کہ ایک ہی کو ساٹھ (60) دن تک ہر روز ایک(1) ایک(1) صدقۂ فطر دے دیں۔(ج ۱ص ۹۹۴ مُلخصاً)

**(۳)**روزے میں بھی اُس جگہ کا اعتبار کیا جائے گا جہاں وہ رہتا ہے یعنی اگر کوئی شخص مدینے شریف میں رہتا ہے اور اپنے روزوں کا کَفّارہ پاکستان میں دینا چاہتا ہے تو (چاہے وہ صَدَقۂ فِطر کی ادائیگی بیرونِ مُلک کرنسی میں کرے یا بیرونِ مُلک کرنسی کے اعتبار سے پاکستانی کرنسی میں) مدینے شریف کے صَدَقۂ فِطر کی رقم کے حساب سے دیا جائے گا۔(چندہ کرنے کی شرعی احتیاطیں، ص ۳۵، مُلخصاً)

## روزے کے فدیے کے کچھ مسئلے:

**{4}(۱)**کوئی شخص رمضان شریف کے روزے نہیں رکھ سکتا تو اُسے ہر صورت(case) میں فدیہ دینے کا حکم نہیں ہے **(۲)**اگر وہ (کمزور شخص) قضا روزے گرمیوں میں نہیں رکھ سکتا (اور رمضان شریف گرمیوں میں تشریف لایا ہو) تو گرمیوں کے بجائے سردیوں میں روزہ رکھے، اس میں یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ مسلسل(constantly) روزے رکھے بلکہ چھوڑ چھوڑ کر بھی رکھ سکتا ہے مگر جتنے روزے قضا ہوئے ان کی تعداد (گنتی) پوری کرے اور **(۳)** اگر وہ سردیوں میں بھی روزہ نہیں رکھ سکتے تو انتظار(wait) کرے، یہاں تک کے بالکل بوڑھا ہو جائے یعنی اب وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتا، نہ ابھی رکھ سکتا ہے، نہ سردی میں رکھ سکتا ہے نہ آئندہ(next time) روزہ رکھنے کی طاقت نظر آرہی ہے، تو یہ شخص "شیخ فانی" ہے(رمضان المبارک 1440، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، دارالافتاءاہلسنّت، مُلخصاً)۔**یاد رہے کہ** اگر کسی

---

(104) **"مسکین"** اور **"فقیر"** کی تفصیل(detail) جاننے کے لیے، **"دین کی ضروری باتیں"** part : 3 ، Topic number : 126 دیکھیں۔

(105)**"صدقۂ فطر"** کی تفصیل(detail) Topic number : 96 میں دیکھیں۔

www.farzuloom.net

شخص میں اتنی طاقت ہو کہ وہ دس(۱۰) سے بارہ(۱۲) دن میں ایک روزہ رکھ سکتا ہو تو وہ ایک سال میں تیس (۳۰) روزے رکھ سکتا ہے لھذا اب بھی وہ " شیخ فانی" نہیں ہے، اُسے روزے ہی رکھنے ہونگے() جس شخص کو ہفتے میں ایک دن روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اُس کے لیے آسانی ہے کہ ہفتے میں کسی ایک دن (مثلاً چھٹی والے دن، اتوار کو یا کام کاج نہیں کرتا تو پیر شریف کو رمضان شریف کا قضا روزہ رکھ لیا کرے اور اپنی کاپی پر نوٹ بھی کرتا رہے تو ہر ماہ دو سے تین روزے رکھنے والا بھی ایک سال میں تیس (30) روزے رکھ لے گا۔ جن پر قضا روزے ہوں انہیں بھی اسی طرح اپنے روزوں کا حساب رکھنا چاہیے مگر انہیں جلد از جلد (جلدی جلدی) اپنے قضا روزے پورے کرنے ہونگے۔

{5}" شیخ فانی" کے لئے حکم یہ ہے کہ ایک روزے کے بدلے میں فدیہ دے یعنی دو(۲) وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کے کھانا کھلائے یا ایک "صدقہ فطر" مسکین کو دے۔ "صدقہ فطر" کی ایک صورت (case) دو(۲) کلو سے 80 گرام کم گندم (یعنی ایک کلو، 920 گرام، wheat) یا اس کا آٹا یا اس کی رقم مسکین کو دینا ہے۔ **لیکن یاد رہے کہ** اگر فدیہ دینے کے بعد اتنی طاقت آگئی کہ اب روزہ رکھ سکتا ہے تو یہ فدیہ، نفلی صدقہ ہو جائے گا اور اس ("شیخ فانی") کے لئے ان روزوں کی قضا کرنی ہو گی۔(ماخوذ از در مختار، 3/463، رد المحتار، 3/471، بہارِ شریعت، 2/1006)

{6} اگر کوئی شخص بڑھاپے کے علاوہ (other) کسی بیماری کے سبب یا کسی اَور صحیح وجہ سے روزے نہیں رکھ پاتا تو فِدیہ دینے کی اجازت نہیں بلکہ تندُرست ہونے یا اُس صحیح وجہ کے ختم ہونے کا انتظار کرے اور تندُرست ہو جانے پر اُن روزوں کی قضا کرے اور() اگر بیماری سے صحّت یاب ہونے کی اُمید ہی نہیں بلکہ یقین ہو چلا ہے کہ اب مَوت ہی آجائے گی تو ایسی صورت (case) میں اُن روزوں کے فدیوں کو دینے کی وصیّت کرے (یعنی لوگوں (مثلاً اپنے بیٹوں) کو کہہ دے کے میرے انتقال کے بعد میرے مال میں سے اتنے روزوں کے فدیے کی رقم دے دی جائے)۔(رمضان المبارک 1440، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، دارالافتاء اہلسنّت، مُلخصاً)

## عورتوں کے مسائل:

{1} کفّارہ لازِم ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسی بات نہ ہوئی ہو جس کی وجہ سے روزہ توڑنے کی اجازت ہوتی ہو، مثلاً روزہ توڑنے کے بعد عورت کو اُسی دن میں حیض[4] (menstruation) یا نفاس (postpartum bleeding) آگیا تو اب اُس روزے کا کفّارہ نہیں۔(ایضاً ص ۱۸۱ ملخصاً)

---

(106) **"حیض"** اور **"نفاس"** کی تفصیل (detail) کے لیے **"دین کے مسائل"** Topic number :50 ، part : 1 دیکھیں۔

www.farzuloom.net

{2} حیض کے دن بخار (fever) آنے کی عادت تھی اور آج حیض آنے کا دِن بھی تھالہٰذا یہ خیال کیا کہ بخار آئے گا اور روزہ جان بوجھ کر (deliberately) توڑ دیا تو اِس صورت (case) میں کفّارہ نہیں ہو گا۔ اسی طرح عورت کو خاص تاریخ (specific date) پر حیض آتا تھا اور آج حیض آنے کا دِن تھا اُس نے جان بوجھ کر (deliberately) روزہ توڑ دیا اور حیض نہ آیا تب بھی کفّارہ نہیں ہو گا (مگر اس روزے کی قضا فرض ہے)۔ (دُرِّ مُختار، رَدُّالمُحتار ج۳ ص۴۴۸ ملخصاً)

{3} اگر عورت نے رَمضان کا روزہ توڑ دیا اور کفّارے میں روزے رکھ رہی تھی اور حیض آ گیا تو شروع سے دوبارہ روزے رکھنے کا حکم نہیں بلکہ جتنے باقی ہیں (حیض کے فوراً بعد) اُن دنوں کا روزہ رکھ لے۔ (بہارِ شریعت ج۲ ص۲۱۴ ملخصاً) (5)

## روزے کے باطنی آداب:

{1} فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جو بری بات کہنا اور اُس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کریم کو اس کی کچھ حاجت نہیں کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے (بُخاری ج۱ ص۶۲۸ حدیث ۱۹۰۳) ۔ حضرت عَلّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بُری بات سے مُراد ہر ناجائز گفتگو (یعنی بات) ہے جیسے جھوٹ، بہتان، غیبت، تہمت، گالی، وغیرہ جن سے بچنا ضروری ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح ج۴ ص۴۹۱، ملخصاً)

{2} فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: تم سے اگر کوئی لڑائی کرے، گالی دے تو تم اُس سے کہہ دو کہ میں روزے سے ہوں۔ (اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج۱ ص۸۷ حدیث۱)

{3} اَعضا کا روزہ یعنی "جسم کے تمام حصوں کو گناہوں سے بچانا" یہ صرف روزوں ہی کیلئے خاص نہیں، بلکہ پوری زندگی اپنے آپ کو گناہوں سے بچانا ضروری ہے۔ (فیضانِ رمضان ص۷۷)

{4} آنکھ کا روزہ اِس طرح رکھنا چاہئے کہ آنکھ جب بھی اُٹھے تو صرف اور صرف جائز چیز ہی دیکھے۔ ہر گز ہر گز فلمیں نہ دیکھئے، ڈرامے نہ دیکھئے، نامحرم عورَتوں کو نہ دیکھئے، شہوت کے ساتھ اَمردوں (مثلاً دس (10) سال سے اٹھارہ (18) یا بیس (20) سال کے ایسے لڑکے جن کی داڑھی نہ آئی ہو) کو نہ دیکھئے، کسی کا کھلا ہوا سَتْر نہ دیکھئے، بلکہ بہتر یہ ہے کہ بلا ضرورت

---

(107) **جواب دیجئے:**

س۱) **روزہ توڑنے** پر کب کفّارہ لازم ہوتا ہے؟ اور کب نہیں؟

س۲) جب **کفّارہ لازم** نہیں ہوتا تو اس کی اہم شرط (precondition) کیا ہے؟

اپنا کھلا ہوا سَتر بھی مت دیکھئے۔ اللہ کریم کی یاد سے غافل کرنے والے کھیل تماشے مثلاً بندر(monkey) اور ریچھ(bear) کا ناچ وغیرہ نہ دیکھئے (ان کو نچانا(dance کروانا) اور ان کا ناچ دیکھنا دونوں کام ناجائز ہیں )۔ کرکٹ ،کبڈی(kabaddi)،فٹ بال،ہاکی، تاش، شطرنج،وِڈیو گیمز، ٹیبل فٹ بال وغیرہ وغیرہ کھیل نہ دیکھئے۔ **نوٹ:** جب دیکھنے کی اِجازت نہیں تو کھیلنے کی اِجازت کس طرح ہو سکتی ہے ؟ اور اِن میں بعض کھیل تو ایسے ہیں جو نیکر( half pant)پہن کر کھیلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے گھٹنے بلکہ مَعَاذَ اللہ !(یعنی اللہ کریم کی پناہ)رانیں(thighs)تک کھلی رہتی ہیں اور اِس طرح دُوسروں کے آگے رانیں یا گھٹنے(knees) کھولے رہنا گناہ ہے اور دُوسروں کو اِس طرف نظر کرنا بھی گناہ۔(فیضانِ رمضان ص ۷۹،۷۸،مُلتقطاً)

**{5}** کانوں کا روزہ یہ ہے کہ صرف و صرف جائز باتیں سنیں۔ ہرگز ہرگز گانے باجے اور موسیقی نہ سُنئے، جھوٹے چٹکلے (ہنسانے والی باتیں) نہ سنئے، کسی کی غیبت نہ سنئے، کسی کی چغلی نہ سنئے، کسی کے عیب نہ سنئے اور جب دو آدمی چھپ کر بات کریں تو کان لگا کر نہ سنئے۔(فیضانِ رمضان ص ۷۹،مُلتقطاً)

**{6}** زَبان کا روزہ یہ ہے کہ زَبان صرف و صرف نیک و جائز باتوں کیلئے ہی حرکت میں آئے۔ گالی گلوچ، جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ سے زَبان ناپاک نہ ہونے پائے۔(فیضانِ رمضان ص ۸۰،مُلتقطاً)

**{7}** ہاتھوں کا روزہ یہ ہے کہ جب بھی ہاتھ اُٹھیں، صرف نیک کاموں کے لئے اُٹھیں ۔ کسی پر ظلماً ہاتھ نہ اُٹھیں،رِشوت لینے دینے کے لئے نہ اُٹھیں،نہ کسی کا مال چرائیں،نہ تاش کھیلیں،نہ پتنگ اُڑائیں،نہ کسی نامحرم عورت سے ہاتھ ملائیں بلکہ شہوت(یعنی جنسی خواہش۔sexual desire) کا ڈر ہو تو اَمرد (مثلاً دس(10) سال سے اٹھارہ (18) یا بیس(20) سال کے ایسے لڑکے جن کی داڑھی نہ آئی ہو) سے بھی ہاتھ نہ ملائیں۔(فیضانِ رمضان ص ۸۲،مُلتقطاً)

**{8}** پاؤں کا روزہ یہ ہے کہ پاؤں اُٹھیں تو صرف اور صرف نیک کاموں کیلئے اُٹھیں۔ ہرگز ہرگز سینما گھر کی طرف نہ چلیں ،ڈرامہ گاہ کی طرف نہ چلیں، برے دوستوں کی مجلسوں کی طرف نہ چلیں، شطرنج،لڈو، تاش، کرکٹ، فٹ بال،وِڈیو گیمز، ٹیبل فٹ بال وغیرہ وغیرہ کھیل کھیلنے یا دیکھنے کی طرف نہ چلیں۔(فیضانِ رمضان ص ۸۳،مُلتقطاً)

**{9} روزے کا راز(secret):** ان طاقتوں کو کمزور کرنا ہے جو برائیوں کی طرف لے کر جاتی ہیں۔ یہ کمزوری کم کھانے سے حاصل ہوتی ہے کہ روزہ دار عام دنوں سے کم کھانا کھائے۔ اگر وہ سحری، افطار میں بہت کچھ کھاتا رہے تو اسے برائیوں سے رُکنے کا فائدہ نہیں ملے گا کیونکہ روزے کے آداب میں سے ہے کہ وہ دن کو زیادہ نہ سوئے تاکہ اسے

بھوک اور پیاس زیادہ لگے، اس کا جسم کمزوری محسوس کرے تو اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ روزہ دار کا دل برائیوں سے صاف ہونے لگے گا اور روزہ دار ہر رات میں تہجّد پڑھنے، تلاوت کرنے اور وظیفے کرنے (مثلاً درود شریف پڑھنے) میں آسانی پائے گا۔(احیاء العلوم مترجم، ج۱، ص۷۱۶ ملخصاً)

.........................................................................

## 87 "نفل روزوں کے مسائل"

**فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:**

اگر کسی نے ایک دن کا نفل روزہ رکھا تو اُسے زمین بھر سونا دیا جائے، جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہو گا۔ اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا۔(مسند أبي یعلی، مسند أبي ہریرۃ، الحدیث: ۶۱۰۴، ج۵، ص۳۵۳)

**واقعہ (incident):** **روزے دار کی سانس اور شیطان**

ایک نیک شخص مسجد کی طرف جا رہا تھا، اس نے مسجد میں دو (2) آدمی دیکھے جن میں سے ایک (1) نماز پڑھ رہا تھا اور دوسرا (2nd) مسجد کے دروازے پر سویا ہوا تھا جبکہ شیطان باہر پریشان کھڑا تھا۔ اس نیک شخص نے شیطان سے پوچھا: میں تجھے حیران (surprised) کیوں دیکھ رہا ہوں؟ شیطان بولا: اس مسجد میں ایک (1) شخص نماز پڑھ رہا ہے جب بھی میں اس کے پاس نماز میں وسوسے ڈالنے کے لئے مسجد میں جانے کی کوشش کرتا ہوں تو مسجد کے دروازے پر سونے والے شخص (جس کا روزہ ہے) کا سانس (breath) مجھے مسجد میں جانے سے روک دیتا ہے (یعنی مجھے روزہ رکھنے والے کے سانس سے تکلیف ہوتی ہے)۔(حکایتیں اور نصیحتیں ص ۸۵)

**نفل روزوں کے مسائل:**

{1} ماں باپ اگر بیٹے کو نفل روزے سے اِس لئے منع کریں کہ بیمار ہو جانے کا ڈر (fear) ہے (یعنی مضبوط خیال (strong assumption) ہے) تو والدین کی اطاعت کرے (یعنی روزہ نہ رکھے)۔(رَدُّالْمُحتار ج۳ ص۴۷۸)

{2} شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔(دُرِّ مُختار ج۳ ص۴۷۷)

{3} نفل روزہ باقاعدہ نیّت کر کے رکھا تو اب اسے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے اگر توڑے گا تو قضا واجب ہو گی۔ (ایضاً ص۴۷۳)

{4} نفل روزہ بغیر شرعی اجازت کے توڑنا، ناجائز ہے۔ مہمان (guest) کے ساتھ اگر میزبان (host) نہ کھائے گا تو

مہمان کو بُرا لگے گا۔ یا مہمان اگر کھانا نہ کھائے تو میزبان کو تکلیف ہوگی تو اس وجہ سے نفل روزہ توڑ سکتے ہیں مگر اس صورت (case) میں بھی روزہ توڑنے کے لیے شرط (precondition) ہے کہ یہ یقین ہو کہ اس روزے کی قضا رکھ لے گا اور یہ بھی شرط (precondition) ہے کہ ضَحوۂ کُبریٰ سے پہلے توڑے بعد کو نہیں (ضَحوۂ کُبریٰ کا وقت نماز calender یا dawateislami prayer time کی app سے دیکھا جا سکتا ہے)۔ (دُرِّ مُختار، رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۴۷۵۔ ۴۷۶)

{5} والدین کی ناراضی کی وجہ سے عصر سے پہلے تک نفل روزہ توڑ سکتا ہے، عصر کے بعد نہیں توڑ سکتے۔ (ایضاً ص ۴۷۷)

{6} اگر کسی نے دعوت کی تو ضَحوۂ کُبریٰ سے پہلے نفل روزہ توڑ سکتا ہے مگر اس کی قضا واجب ہے۔ (دُرِّ مُختار ج ۳، ص ۴۷۷، ۴۷۳)

{7} اِس طرح نیّت کی کہ "کہیں دعوت ہوئی تو روزہ نہیں ہے اور اگر کہیں دعوت نہ ہو تو میرا روزہ ہے۔" یہ نیّت صحیح نہیں، اس طرح نیّت کرنے والے کا روزہ نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۵)

{8} ملازِم (employee) یا مزدور (laborer) اگر نفل روزہ رکھیں تو کام پورا نہیں کر سکتے تو جس نے ملازمت یا مزدوری پر رکھا ہے، اُس کی اجازت ضروری ہے۔ اور اگر کام پورا کر سکتے ہیں تو اجازت کی ضرورت نہیں۔ (دُرِّ مُختار ج ۳ ص ۴۷۸) **ہاں!** وقفی ادارے (مثلاً مسجد، مدرسے) میں ملازِم (employee) ہے اور نفل روزہ رکھنے سے کام (مثلاً بچوں کو پڑھانے) میں کمی آتی ہے تو اب انتظامیہ (administration) کی اجازت کے ساتھ بھی نفلی روزہ نہیں رکھ سکتے۔

{9} طالبِ علمِ دین اگر نفل روزہ رکھتا ہے تو کمزور ہو جاتا ہے، نیند چڑھتی اور سستی (laziness) کی وجہ سے علمِ دین حاصل کرنے میں کمی ہوتی ہے تو افضل (اور بہتر) یہ ہے کہ نفل روزہ نہ رکھے۔

{10} ان پانچ (۵) دنوں (۱) شوال کی پہلی (یعنی چھوٹی عید) اور (۲، ۳، ۴، ۵) ذِی الحِجّہ (یعنی بڑی عید) کی دسویں سے تیرھویں (10,11,12,13) کو روزہ رکھنا حرام ہے۔

{11} عاشورے کا روزہ جب بھی رکھیں تو ساتھ ہی نو (9) یا گیارہ (11) مُحرَّم کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے (فیضانِ رمضان ص ۳۲۲)۔ فرمانِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: عاشورا کے دن کا روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی مخالفت (oppose) کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک (1) دن کا روزہ رکھو۔ (مُسنَد اِمام اَحمد ج ۱ ص ۵۱۸ حدیث ۲۱۵۴)

{12} جس طرح عاشورا کے روزے کے پہلے یا بعد میں ایک روزہ رکھنا ہے اِسی طرح جُمعہ میں بھی کرنا ہے، کیوں کہ

خاص طور پر(especially) جُمُعہ یا صِرف ہفتے کا روزہ رکھنا مکروہِ تَنزیہی (یعنی ناپسندیدہ) ہے۔ **ہاں!** اگر کسی خاص تاریخ(special date) کو جُمُعہ یا ہفتہ آگیا تو صرف جُمُعہ یا ہفتے کا روزہ رکھنا مکروہ نہیں۔ مَثَلاً 15 شَعبانُ الْمُعَظَّم، 27 رَجَبُ الْمُرَجَّب وغیرہ (جمعے کے دن آئی تو صرف جمعے کا روزہ رکھ لینا، صحیح ہے)۔ (فیضانِ رمضان ص۳۶۵ مُلخصاً)

**{13} ہمیشہ روزہ رکھنا:**

**(۱)** جنہیں مسلسل روزہ رکھنے کی وجہ سے اس بات کا مضبوط خیال (strong assumption) ہو کہ اتنے کمزور (weak) ہو جائیں گے کہ جو حقوق (rights) ان پر واجب ہیں اُن کو پورا نہیں کر سکیں گے چاہے وہ حقوق (rights) دینی ہوں یا دُنیوی، مَثَلاً نماز پڑھنے، بچّوں کے لیے کھانے، پینے اور ضروری سامان کے لیے کمانے (earn کرنے) کی طاقت کم ہو جائے گی تو اس طرح کے روزوں کا کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

**(۲)** اگر روزہ رکھنے والے کو مضبوط خیال ہو کہ اسلام نے جو حقوق (rights) مجھ پر واجب کیے ہیں، وہ تو پورے کر لونگا مگر دوسرے (مثلاً اخلاقی) حقوق پورے کرنے کی طاقت نہیں رہے گی، تو ایسے کے لیے نفل روزہ رکھنا مکروہ یا خلافِ اَولیٰ (یعنی ناپسندیدہ) ہے۔

**(۳)** جسے اس بات کا مضبوط خیال ہو کہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ فرض، واجب، سنّت اور مُستحب وغیرہ کام بھی کر لے گا تو اُس کے لیے (اُن پانچ **(۵)** دنوں جن میں روزہ رکھنا جائز نہیں، **(۱)** شوال کی پہلی (یعنی چھوٹی عید) اور **(۲،۳،۴،۵)** ذِی الحجہ (یعنی بڑی عید) کی دسویں سے تیرھویں (10,11,12,13) تاریخ کے علاوہ۔other) پورے سال روزہ رکھنا مکروہ نہیں۔ (نزہۃ القاری ج۳ ص۳۸۶ مُلَخَّصاً)

**{14} عورتوں کا مسئلہ:**

نفل روزہ جان بوجھ کر (deliberately) نہیں توڑا بلکہ خود ٹوٹ گیا مَثَلاً عورت کو روزے کے دَوران حیض[6] (menstruation) آگیا تو روزہ ٹوٹ گیا مگر قضا واجب ہے[7]۔ (ایضاً ص۴۷۴) (فیضانِ رمضان ص۳۶۸ تا ۳۷۰ مُلخصاً)

---

(108) **"حیض"** اور **"نفاس"** کی تفصیل (detail) کے لیے **"دین کے مسائل"** Topic number :50 ، part : 1 دیکھیں۔

(109) **جواب دیجیے:**

س ۱) **نفل روزوں** کے کچھ مسائل بتائیں؟

س ۲) نفل روزہ ٹوٹ گیا تو کیا اس کی **بھی قضاء** ہے؟

..........................................................................

## 88 ”منّت اور روزے“

**حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہتے ہیں کہ:**

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خطبہ دے رہے (یعنی بیان فرما رہے) تھے اور ایک آدمی کھڑا تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس کے بارے میں پوچھا تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ نے بتایا یہ ابو اسرائیل ہے، اس نے نذر مانی ہے (یعنی اس نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے) کہ دھوپ میں کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں، سائے (shade) میں بھی نہ جائے گا اور نہ ہی کسی سے بات کرے گا اور (ہمیشہ) روزہ رکھے گا۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس سے کہو! بات کرے، سائے سے فائدہ اُٹھائے، بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے۔ (بخاری، کتاب الایمان والنذور، ۴/۳۰۳، حدیث: ۶۷۰۴ بتغیر)

**یاد رہے!** اللہ کریم کا ذکر چھوڑ دینا عبادت نہیں۔ اسی طرح دھوپ میں بیٹھنا اور ہر وہ کام جس سے انسان کو تکلیف ہو اور قرآن و حدیث میں اس پر ثواب نہ ہو تو وہ عبادت نہیں (اسی طرح دس (10) بیبیوں کی کہانیاں، فاطمہ بی بی جیسی جھوٹی کہانی سنانا، کوئی ثواب نہیں)۔ عبادت تو وہی عمل ہے جس کا اللہ کریم اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حکم دیا ہے۔ (عمدۃ القاری، ۱۵/۷۴۶، تحت الحدیث: ۶۷۰۴)

**واقعہ (incident):** **اپنے اوپر تین (3) روزے لازم کر لیے**

امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ جب چھوٹے تھے تو ایک مرتبہ بیمار ہو گئے۔ حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ، حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا اور حضرت فضہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا (جو کہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کی خادمہ (maid) تھیں) نے دونوں شہزادوں کی صحت مندی (health) کے لئے تین (3) روزوں کی منّت مانی (یعنی اللہ کریم کے لیے اپنے اوپر لازم کر لیا کہ تین (3) روزے رکھیں گے)۔ اللہ کریم نے دونوں شہزادوں کو شفا (healing) دے دی تو وہ ٹھیک ہو گئے۔ اب ان تینوں (حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ، حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا اور حضرت فضہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا) نے نذر کے روزے رکھنے کی تیاری کی تو حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کسی سے اتنے جو (barley) ادھار میں لے آئے جو تین (3) دن افطار کے کھانے کے لیے ہوں۔ اس جو (barley) کے تین (3) حصّوں میں سے ایک (1) ایک (1) حصّہ تینوں دن پکایا لیکن جب افطار کا وقت آیا اور تینوں کے سامنے روٹیاں رکھی گئیں تو ایک دن مسکین (indigent person)،

ایک دن یتیم(orphan)، ایک دن قیدی(prisoner)دروازے پر آگئے اور کھانا مانگا تو تینوں دن سب روٹیاں، آنے والے کو دے دی گئیں اور صرف پانی سے روزہ افطار کر کے دوسرے دن(other day)کا روزہ رکھ لیا گیا۔
(تفسیر خزائن العرفان، ص۱۰۴۳، پ۲۹، الدھر:۸۔۹، ملخصاً)

## شرعی منّت:

اپنے اوپر کوئی ایسی چیز لازم کر لینا کہ شرعاً اس کا پورا کرنا واجب(اور لازم) ہوتا ہے، اس کے لیے کچھ شرطیں (preconditions)ہیں:

{1}ایسی چیز کی منّت ہو کہ اس کی جنس (یعنی قسم۔type)سے کوئی واجب ہو(جیسے نماز کہ کچھ نمازیں فرض ہیں،کچھ واجب لھذا) بیمار کی عیادت(visit) اور مسجد میں جانے اور جنازہ(funeral)کے ساتھ جانے کی منّت نہیں ہو سکتی۔

{2}(عبادتیں دو طرح کی ہیں(۱)ایک وہ کہ بندہ، اسے ادا کرتا ہے جیسے نماز، روزہ، حج(۲)دوسری وہ کہ بندہ کسی اور عبادت کو کرنے کے لیے، اس عبادت کو ذریعہ یا وسیلہ بناتا ہے جیسے نماز کے لیے غسل یا وضو کرنا۔تو منّت کے لیے پہلی قسم کی عبادت ضروری ہے یعنی)وہ عبادت جو بالذّات مقصود ہو کسی دوسری عبادت کے لیے وسیلہ نہ ہو، لہٰذا وضو و غسل اور قرآنِ پاک کو دیکھنے کی منّت صحیح نہیں۔

{3} اس چیز کی منّت نہ ہو جو دین و شریعت نے خود اس پر واجب کی ہو، مثلاً آج کی ظہر یا کسی فرض نماز کی منّت صحیح نہیں کہ یہ تو پہلے ہی سے لازم ہیں۔

{4} جس چیز کی منّت مانی ہو وہ کوئی گناہ کی بات نہ ہو(مثلاً مَعاذَاللہ!(یعنی اللہ کریم ہمیں اس سے بچائے) بچّے کو فقیر بنانے کی منّت ماننا کہ یہ جائز نہیں ہے)اور اگر کسی اور وجہ سے گناہ ہو تو منّت صحیح ہو جائے گی، مثلاً عید کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، اگر عید کے دن روزہ رکھنے کی منّت مانی تو روزے کی منّت ہو جائے گی یعنی روزہ رکھنے کی منّت تو صحیح ہے مگر اس دن روزہ نہیں رکھ سکتے بلکہ کسی اور دن روزہ رکھنا ہو گا۔

{5} ایسی چیز کی منّت نہ ہو جس کا کرنا محال (یعنی عادۃً(as per practice)نہ ہو سکتا)ہو، مثلاً یہ منّت مانی کہ کل جو گزر گئی ہے، اُس میں روزہ رکھوں گا یہ منّت صحیح نہیں۔(بہار شریعت ج۱، ح۵، ص۱۰۱۵ ملخصاً)

{6} منّت کے اَلفاظ زَبان سے پورے کرنا شرط (precondition) ہے، صرف دل ہی دل میں منّت کی نیّت کرلینے سے منّت صحیح نہیں ہوتی (اور ایسی منّت کا پورا کرنا واجب بھی نہیں ہوتا)۔(رَدُّالمُحتار ج۳ص۴۹۵ مُلَخَّصاً)

منّت کی دو قسم ہے: (۱) مُعَلَّق (۲) غیر مُعَلَّق

{1} مُعَلَّق: ایسی منّت کہ جس میں اپنا کام پورا ہونے پر اللہ کریم کے لیے اپنے اوپر کچھ لازم کیا جائے۔ مثلاً میرا فلاں کام ہو جائے گا یا فلاں شخص سفر سے آجائے تو مجھ پر اللہ کریم کے لیے اتنے روزے یا نماز یا صدقہ وغیرہا ہے۔

مُعَلَّق کی دو صورتیں (cases) ہیں:

(۱) اگر ایسے کام کے پورے ہونے پر منّت مانی کہ اس کام کے پورے ہونے کی خواہش (desire) ہے مثلاً اگر میرا بیمار بیٹا صحیح ہو جائے یا دوسرے ملک سے واپس آجائے یا میری نوکری لگ جائے تو اتنے روزے رکھوں گا یا اتنے پیسے خیرات (یعنی صدقہ) کروں گا۔ اب اس صورت (case) میں جس بات کی منّت مانی تھی، وہ پوری ہو گئی مثلاً بیمار اچھا ہو گیا یا لڑکا واپس آگیا یا نوکری لگ گئی تو اُتنے روزے رکھنا یا خیرات کرنا ہی ضروری ہے، یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ کام نہ کرے (مثلاً روزے کی منّت تھی تو روزے نہ رکھے) اور اس کے بدلے میں کفّارہ دیدے۔

()اس طرح کی منّت میں شرط (precondition) پائی جانے سے پہلے منّت پوری نہیں کر سکتا، اگر پہلے ہی روزے رکھ لیے بعد میں شرط (precondition) پائی گئی تو اب روزے دوبارہ رکھنا واجب ہو گا، پہلے کے روزوں سے منّت پوری نہیں ہو گی۔

(۲) اگر ایسے کام کے پورے ہونے پر منّت مانی کہ اس کام کے پورے ہونے کی خواہش (desire) نہیں ہے مثلاً اگر میں تم سے بات کروں یا تمھارے گھر آؤں تو مجھ پر اتنے روزے ہیں اور اس بات کرنے میں یہ ارادہ (intention) ہے کہ میں تمھارے گھر نہیں آؤں گا یا تم سے بات نہیں کروں گا ایسی صورت (case) میں جس بات کی منّت مانی تھی، وہ پوری ہو گئی مثلاً اُس کے گھر چلا گیا یا اُس سے بات کر لی تو اب اس پر دو (2) چیزوں میں سے ایک (1) بات لازم ہے۔ (پہلی) جتنے روزے کی منّت مانی تھی وہ رکھ لے یا (دوسرا یہ کہ) کفّارہ دے دے۔ (درمختار) یہاں کفّارے سے مراد وہی کفّارہ ہے جو قسم توڑنے میں ہوتا ہے۔(بہارِ شریعت ج۱، ح۹، ص۳۱۴، مُلخصاً)

() آج کل قسم کا کفّارہ دس (10) مسکینوں (8) کو کھانا کھلانا یا اُن کو کپڑے پہنانا (یعنی پہننے کے کپڑوں کا مالک بنانا، انہیں دے دینا) ہے۔ ان دونوں باتوں میں سے جو چاہے کرے۔ (بہارِ شریعت ج ۲، ح ۹، ص ۳۰۵ ماخوذاً وغیرہ)

() کسی سے ناراض ہوئے تو اُس سے بات نہ کرنے کی منّت مان لینا یا قسم کھالینا، بہت ہی بُری عادت ہے۔ اگر کسی غلط بات یا گناہ (مثلاً محرم یا رشتہ دار سے تعلق اور رابطہ ختم کرنے) پر قسم کھالی تو توبہ کرے، قسم توڑ دے اور قسم توڑنے کا کفّارہ دے دے۔ فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: جو شخص قسم کھائے اور دوسری چیز کو اُس سے بہتر پائے تو قسم کا کفّارہ دیدے اور وہ کام کرلے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، الحدیث: ۱۱۔ (۱۶۵۰)، ص ۸۹۷)

**{2} غیر مُعلَّق:** وہ منّت کہ جو کسی چیز کے ہونے یا نہ ہونے پر نہ مانی گئی ہو بلکہ اللہ کریم کے لیے کسی چیز (مثلاً اتنے روزے یا نماز یا صدقہ وغیرہا) کو اپنے اوپر لازم کرلیا ہو اور اس چیز میں منّت کی ساری شرطیں (preconditions) جو اوپر بتائی گئی) بھی پائی جائیں۔

() اگر کام ہونے یا نہ ہونے کی بات نہ بولی ہو تو اُس منّت کا پورا کرنا ضروری ہے، (مثلاً) حج یا عمرہ یا روزہ یا نماز یا خیرات (یعنی صدقہ) یا اعتکاف جس کی منّت مانی ہو تو وہ ہی کرے۔ (بہارِ شریعت ج ۱، ح ۹، ص ۳۱۴، مسئلہ ۳، ملخصاً)

() یہ منّت مانی کہ جمعہ کے دن اتنے روپے فلاں فقیر کو خیرات (یعنی صدقہ کر) دوں گا اور جمعرات ہی کو خیرات کردیے یا اُس کے علاوہ (other) کسی دوسرے فقیر کو دیدیے تب بھی منّت پوری ہوگئی یعنی خاص (specifically) اُسی فقیر کو دینا ضروری نہیں ہے، اسی طرح جمعے ہی کو دینا بھی ضروری نہیں۔

() اگر مکّہ شریف یا مدینہ شریف کے فقیروں پر خیرات (یعنی صدقہ) کرنے کی منّت مانی تو وہیں کے فقیروں کو دینا ضروری نہیں بلکہ کسی اور جگہ بھی خیرات کردینے سے منّت پوری ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر منّت میں کہا کہ یہ روپے (جو میرے ہاتھ میں ہیں، یہ) فقیروں پر صدقہ کروں گا تو خاص (specifically) انھیں نوٹوں کو خیرات کرنا ضروری نہیں بلکہ اتنی رقم (amount) کے دوسرے نوٹ دینے سے بھی منّت پوری ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت ج ۱، ح ۹، ص ۳۱۶، مسئلہ ۱۱، ملخصاً)

## روزے کی منّت:

---

(110) "مسکین" اور "فقیر" کی تفصیل (detail) جانے کے لیے، "دین کی ضروری باتیں" part : 3 ، Topic number : 126 دیکھیں۔

{1} ایک(1)دن کے روزے کی منّت مانی ہو یا دو(2)دن کے روزے کی یا تین(3)دن کے روزوں کی تو مرضی ہے کہ اَیّامِ مَنْہِیّہ(یعنی سال کے جن پانچ(۵)دنوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے:(۱)شوال کی پہلی(یعنی چھوٹی عید) اور(۲،۳،۴،۵)ذِی الحِجہ(یعنی بڑی عید)کی دسویں سے تیرھویں(10,11,12,13)تاریخ)کے علاوہ(other) جس دن چاہے روزہ رکھ لے۔

{2} ایک مہینے(one month)کے روزے کی منّت مانی تو پورے تیس(30)دن کے روزے رکھنا واجب ہیں، چاہے جس(اسلامی)مہینے میں رکھے وہ انتیس(29)دن کا ہوا ہو۔

{3} اس(سال)رجب(مہینے)کے روزہ کی منّت مانی اور رجب میں بیمار ہو گیا تو دوسرے دنوں میں ان کی قضا رکھے اور قضا میں مرضی ہے کہ ایک ساتھ روزے رکھے یا بیچ میں ناغہ(break)کرے۔

{4} مستقل(permanent)روزے کی منّت مانی(مثلاً رجب کے مہینے میں ایک ساتھ چار(4)روزے رکھونگا)تو ناغہ(break)کرنا جائز نہیں اور الگ الگ روزوں کی منّت مانی(مثلاً رجب شریف میں ناغے(gape)کر کے چار(4)روزے رکھوں گا)تو یہ روزے لگاتار (continuously)رکھنا بھی جائز ہیں۔

{5} آدھے دن کے روزے کی منّت مانی تو یہ منّت صحیح نہیں۔(بہارِ شریعت ج۱،ح۵،ص۱۰۱۵، مسئلہ ۱۷،۱۱،۸،۷،۱)

{6} منّت یا قسم میں اِنْ شَاءَاللہ !اس طرح کہا کہ وہ قسم کے جملے سے بالکل ملا ہوا ہو(مثلاً اِنْ شَاءَاللہ ! مجھ پر کل کے دن کا روزہ رکھنا لازم ہے) تو اُس منّت یا قسم کا پورا کرنا واجب نہیں اور() اگر فاصلہ(break)ہو گیا مثلاً قسم کھا کر چُپ ہو گیا یا قسم کھا کر کچھ اور بات کی پھر اِنْ شَاءَاللہ ! کہا تو قسم ہو گئی(یعنی اب اسے پورا کرنا لازم ہے)۔

(بہارِ شریعت، ج۲،ح۹،ص۳۱۸، مسئلہ ۲۱،مُلخصاً)

{7} منّت میں اگر کسی چیز کو طے(fixed)نہیں کیا مثلاً کہا اگر میرا یہ کام ہو جائے تو مجھ پر منّت ہے یہ نہیں کہا کہ نماز یا روزہ یا حج وغیرہا تو() اگر دل میں کسی چیز کو طے(fixed)کیا تھا تو جو نیّت کی تھی وہ کام کرے اور() اگر دل میں بھی کچھ طے(fixed)نہ کیا تو کفّارہ دے۔ **یاد رہے!** جہاں کفّارہ کہا جائیگا اُس سے وہی کفّارہ مراد ہے جو قسم توڑنے میں ہوتا ہے۔(ص۳۱۵، مسئلہ ۴،مُلخصاً)

{8} منّت مانی اور زبان سے منّت کو طے نہ کیا مگر دل میں روزہ رکھنے کا ارادہ(intention)ہے تو جتنے روزوں کا ارادہ ہے اُتنے رکھ لے، اور اگر روزہ کا ارادہ ہے مگر یہ طے(fixed)نہیں کیا کہ کتنے روزے رکھنے ہیں تو تین(3)روزے رکھے۔ اور() اگر صدقہ کی نیّت کی اور کچھ طے نہیں کیا تو دس(10)مسکین کو صدقۂ فطر(مثلاً 2کلو میں 80 گرام

کم(یعنی 1 کلو اور 920 گرام) گیہوں(wheat) یا اُس کی رقم(amount)) دے دے۔ یوہیں () اگر فقیروں کے کھلانے کی منّت مانی تو جتنے فقیر کھلانے کی نیّت تھی اُتنوں کو کھلائے اور تعداد(numbers) اُس وقت دل میں بھی نہ ہو تو دس(10) فقیروں کو کھلائے اور () دونوں وقت کھلانے کی نیّت تھی تو دونوں وقت کھانا کھلائے اور () ایک وقت کی نیّت تھی تو ایک وقت کھانا کھلائے اور () کچھ نیّت نہ ہو تو دونوں وقت کھلائے یا صدقۂ فطر کی رقم اُن کو دے دے اور () فقیر(یعنی ایک) کو کھلانے کی منّت مانی تو ایک(1) فقیر ہی کو کھلائے یا صدقۂ فطر کی رقم اُس کو دے دے۔
(مسئلہ ۵،مُلخصاً)

{9} منّت صحیح ہونے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ زبان سے جو بولا، اُس کا دل میں بھی ارادہ(intention) ہو۔ اگر کہنا کچھ اور چاہتا تھا مگر زبان سے منّت کے الفاظ نکل گئے تب بھی منّت صحیح ہو گئی، مثلاً کہنا یہ چاہتا تھا کہ اللہ کریم کے لیے مجھ پر ایک دن کا روزہ رکھنا ہے اور زبان سے ایک مہینا(one month) نکل گیا تو اب تیس دن(30) کے روزے رکھنا واجب ہیں۔ (ج۱،ح۵،ص۱۰۱۷،۱۰۵۱، مسئلہ ۶، مُلخصاً)

{10} منّت کے کچھ الفاظ میں قسم بھی شامل ہو جاتی ہے، اس کے مسائل بہارِ شریعت حصّہ نو(9) سے دیکھیں۔

**عورتوں کا مسئلہ:**

{11} اگر عورت نے ایک مہینے کے مُسلسل روزے رکھنے کی منّت مانی اور مہینا پورا ہونے سے پہلے اُسے حیض[9] (menstruation) آ گیا تو حیض سے پہلے جتنے روزے رکھ چکی تھی، وہ ہو گئے۔ اب جو باقی رہ گئے، انھیں حیض ختم ہونے کے فوراً بعد کسی دن کا ناغہ(break) کیے بغیر رکھ لے۔ (ج۱،ح۵،ص۱۰۱۷، مسئلہ ۶ مُلخصاً)[10]

..........................................................................

## 89 "چاند دیکھنا اور اعتکاف کی قسمیں"

**فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:**

---

(111) "حیض" اور "نفاس" کی تفصیل(detail) کے لیے "دین کے مسائل" Topic number :50 ، part : 1 دیکھیں۔

(112) **جواب دیجئے:**

س۱) **منّت کی شرطیں**(preconditions) بیان کریں؟

س۲) منّت کے کچھ مسائل بتائیں۔

چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو (یعنی عید مناؤ) اور اگر چاند چھپا ہوا ہو تو (رمضان شریف سے پہلے کے مہینے) شعبان کی گنتی (counting یعنی) تیس (30 دن) پوری کرلو۔ (صحیح البخاري، کتاب الصوم، الحدیث: ۱۹۰۹، ج۱، ص ۶۳۰)

## واقعہ (incident): چاند دیکھ کر روزہ رکھو

ایک نیک آدمی کہتے ہیں کہ: میں حضرت شعبی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے ساتھ چل رہا تھا کہ ایک شخص نے اِن سے کہا: اے ابو عَمْرو! آپ ان لوگوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو رمضان سے ایک (1) دن پہلے اور ایک (1) دن بعد روزہ رکھتے ہیں؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے پوچھا: وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اُس نے عرض کی: اِس لئے کہ ان کا رمضان کا کوئی روزہ نہ رہ جائے۔ آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل (حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کی قوم) اسی وجہ سے تباہ (destroy) ہوئی تھی کہ وہ لوگ چاہتے تھے ہمارے روزوں میں کمی نہ ہو اور احتیاط (caution) کی وجہ سے مہینے سے ایک (1) دن پہلے اور ایک (1) دن بعد روزہ رکھتے تھے یوں ان کے بتیس (32) روزے ہو جاتے تھے (اصل میں یہ احتیاط نہیں تھی، شیطان کے وسوسے (whispers) پر عمل کرتے تھے کیونکہ جب دین کا حکم مکمل طور پر پتا ہے اور اس پر مکمل عمل ہو گیا تو وہ کافی (enough) ہے)۔ ان لوگوں کے مرنے کے بعد آنے والوں نے مہینے سے پہلے دو (2) اور بعد میں دو (2) روزے رکھنا شروع کردیئے اور اس طرح چونتیس (34) روزے ہو جاتے تھے۔ یہاں تک کہ بعد والے پچاس (50) روزوں تک پہنچ گئے۔ پھر حضرت شعبی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: تم لوگ چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر ختم کردو۔ (حلیۃ الاولیاء ج۴، ص ۳۹۲، ملخصاً)

## چاند دیکھنے کے دینی مسائل:

{1} (اسلامی مہینوں کے آخری) پانچ (5) مہینوں کا چاند دیکھنا، واجبِ کفایہ ہے (اگر کسی ایک نے بھی دیکھنے کی کوشش نہ کی تو سب لوگ گناہ گار ہونگے): **(۱)** شَعْبَانُ الْمُعَظَّم[11] **(۲)** رَمَضَانُ الْمُبَارَک[12] **(۳)** شَوَّالُ الْمُکَرَّم[13] **(۴)** ذُوالْقَعْدَةِ الْحَرَام[14] **(۵)** ذُوالْحِجَّة شریف۔

---

(113) اَلْمُعَظَّم: تعظیم (respect) والا۔

(114) اَلْمُبَارَک: برکت والا (blessed)۔

(115) اَلْمُکَرَّم: تکریم یعنی عزّت والا۔

{2}ان مہینوں کا چاند دیکھنا، اس لیے واجبِ کفایہ ہے کہ:(۱) شعبان کے بعد رمضان شریف ہے، اگر تیس(30) کی رات[15] کو بادل(cloud) وغیرہ کی وجہ سے چاند نظر نہ آیا تو شعبان کے تیس(30)دن پورے کیے جائیں گے (کہ پہلی تاریخ کو چاند دیکھ لیا تھا اور اب یہ مکمل تیس (30)ہوگئے) پھر رمضان شریف (کی تراویح اور روزے شروع ہونگے اور(۲) رمضان شریف کا چاند دیکھنا اس لیے ضروری ہے کہ اس میں روزے رکھنے ہیں اور (۳)شوال کا اس لیے دیکھنا ہے کہ روزے ختم کرنے ہیں اور(۴)ذیقعدہ کا اس لیے کہ ذی الحجہ کی پہلی(1) تاریخ میں کوئی مسئلہ نہ ہو(اگر تیس(30) کی رات کو بادل(cloud)وغیرہ کی وجہ سے چاند نظر نہ آیا تو ذیقعدہ کے تیس(30)دن پورے کیے جائیں گے(کہ پہلی تاریخ کو چاند دیکھ لیا تھا اور اب یہ مکمل تیس(30)ہوگئے) پھر ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے عید کا حساب لگائیں گے (count کریں)) اور(۵)ذی الحجہ کا چاند بقر عید(یعنی بڑی عید) کی وجہ سے دیکھنا ضروری ہے۔

{3}شعبان کی انتیس(29) کو شام کے وقت چاند دیکھیں گے، نظر آیا تو اگلے دن کا روزہ رکھیں، ورنہ شعبان کے تیس(30)دن پورے کرکے رمضان کا مہینا شروع کریں۔

{4}ہلال(یعنی پہلی رات کا چاند) دیکھ کر اُس کی طرف انگلی سے اشارہ کرنا مکروہ(اورناپسندیدہ) ہے، چاہے دوسرے کو بتانے کے لیے ہو۔ (بہارِ شریعت ج۱،ح۵،ص۹۷۴،مسئلہ ۲۸،۱،۲،مُلخصاً)

{5} جو شخص علمِ ہیأت(astronomy) جانتا ہے، اُس کا اپنے علم کی وجہ سے کہہ دینا کہ آج چاند ہوگا یا نہیں ہوگا، یہ شریعت کے اصول میں قبول(accept) نہیں ہے کیونکہ دینِ اسلام نے چاند ہونے کے لیے یہ معیار (standard) رکھا ہے کہ چاند دیکھا جائے یا جس نے چاند دیکھا ہو، وہ چاند دیکھنے کی گواہی(testimony) دے۔(ح۵،ص۹۷۶،مسئلہ ۵ مُلخصاً)

{6} اگر آسمان پر بادل وغیرہ نہیں تو جب تک بہت سارے لوگ شہادت(یعنی گواہی۔testimony )نہ دیں چاند نہیں مانا جائے گا۔(ص۹۷۷،مسئلہ ۱۴مُلخصاً)

---

(116)اَلْحَرام: حُرمت یعنی عزّت والا۔

(117)چاند کی تاریخوں میں پہلے رات آتی ہے پھر دن۔ جیسے سورج ڈوبتا(sun set ہوتا)ہے، اسلامی تاریخ بدل جاتی ہے، اس لیے چاند رات کو تراویح ہوتی ہے اور اگلے دن سے روزے شروع ہو جاتے ہیں۔

**{7}** رمضان شریف کا چاند دیکھ رہے ہیں اور بادل وغیرہ ہیں، تو ایک مسلمان عاقل (پاگل وغیرہ نہ ہو) بالغ (grown-up)[16]، عادل (یعنی ایسا آدمی جو گناہ کبیرہ سے بچتا ہو اور گناہِ صغیرہ پر اصرار (یعنی بے خوفی کے ساتھ) نہ کرتا ہو اور ایسا کام بھی نہ کرتا ہو جو مروت کے خلاف ہو مثلاً طاقت ہونے کے بعد بھی مہمان نوازی (hospitality) نہ کرنا، ان سب باتوں سے بچنے والے آدمی) بلکہ مستور (یعنی جس کی ظاہری صورت (condition) شریعت کے مطابق ہو، مثلاً شریعت کے حکم کی مطابق داڑھی ہو، گناہوں سے بچتا ہو، دین کے فرائض وغیرہ بھی پورے کرتا ہو) نے چاند دیکھنے کی گواہی (testimony) دے دی تو آج سے تراویح پڑھیں گے اور کل سے روزہ رکھا جائے گا۔ (ص٩٧٦،٩٧٥، مسئلہ ٨،٧ مُلخصاً)

## اعتکاف کی قسمیں:

اِعتکاف کی تین قسمیں ہیں {1} واجِب اعتکاف {2} سُنّت اعتکاف {3} نَفْل اِعتکاف۔

### {1} واجب اعتکاف:

اِعتکاف کی نذر (منّت) مانی یعنی زَبان سے کہا: اللہ کریم کیلئے میں فلاں دن یا اتنے دن کا اِعتکاف کروں گا۔ تو اب جتنے دن کا کہا ہے اُتنے دن کا اِعتکاف کرناواجب ہو گیا ۔ منّت کے اعتکاف کے لیے روزہ شرط (precondition) ہے (بہارِ شریعت ج١، ح٥، ص١٠٢٢، مسئلہ ١٠)۔ منّت کا اعتکاف مرد مسجد میں کرے اور عورت مسجد بیت میں (عورت گھر میں جو جگہ نماز کیلئے خاص کرلے (special place for prayer) اُسے "مسجدِ بیت" کہتے ہیں)، عورت کے لیے بھی روزہ شرط (precondition) ہے۔

### {2} سُنّت اعتکاف:

رَمضانُ الْمُبارَک کے آخِری عشرے کا اعتکاف "سنَّتِ مُؤَکَّدہ عَلَی الْکِفایہ" ہے (دُرِّ مُختار ج٣ ص٤٩٥)۔ اگر سب چھوڑ دیں گے تو (سب نے بُرا کیا اب) شریعت سب سے مُطالبہ (demand) کرتی ہے کہ وہ اعتکاف کریں۔ **ہاں!** اگر شہر میں ایک نے کرلیا تو شریعت کا مطالبہ پورا ہو گیا۔ (بہار شریعت ج١ ص١٠٢١، مُلخصاً)

اِس اعتکاف میں یہ ضروری ہے کہ رَمضانُ الْمُبارَک کی بیسویں (20) تاریخ کو سورج ڈوبنے (sunset) سے پہلے پہلے مسجِد کے اندر، اعتکاف کی نیّت کے ساتھ آجائے اور اب اُنتیس (29) کو چاند ہونے پر یا رمضان شریف

---

(118) اس کی وضاحت (explanation) "دین کے مسائل" part : 1، Topic number: 49,50 میں ہے، جو والدین اپنے بچّوں کو خود سمجھائیں۔

کی تیس(30) تاریخ کو سورج ڈوبنے(sunset) کے بعد مسجِد سے باہَر آئے، اس اعتکاف کے لیے بھی ہر دن روزہ رکھنا شرط(precondition) ہے۔ اگر بیسویں(20) رَمضانُ المبارک کو سورج ڈوبنے کے بعد مسجد میں آیا تو سنّتِ مُؤَکَّدہ اعتکاف نہیں ہو گا۔ **ہاں!** اب نَفل اعتکاف کر سکتا ہے۔(فیضانِ رمضان ص ۲۲۰،مُلخصاً)

### {3} نفل اعتکاف:

واجب اور سنّتِ مُؤَکَّدہ کے علاوہ (other) جو اعتکاف کیا جائے وہ نفل یا مستحب اعتکاف ہے (بہار شریعت ج۱ص۱۰۲۱،مُلخصاً)۔ اِس کیلئے روزہ شرط (precondition) نہیں اور نہ ہی یہ اعتکاف کسی خاص وَقت (special time) میں کرنا لازم ہے، جب بھی مسجِد میں آنا ہو اِعتکاف کی نیّت کر لیجئے، جب مسجِد سے باہر نکلیں گے اِعتکاف ختم ہو جائے گا۔

**نوٹ:** اسلامی بہنیں مسجِدِ بیت میں نفلی اعتکاف کر سکتی ہیں (درمختار، ج۳، ص۴۳۴، مطبوعہ ملتان، ماخوذاً)۔ اسلامی بہنیں جب مسجدُ الحرام (مکّے پاک کی جس مسجد میں کعبہ شریف ہے) میں جائیں یا جب حضور صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم کی خدمت میں سلام عرض کرنے (مدینے پاک کی) مسجدِ نبوی میں حاضری کا موقع (opportunity) ملے تو وہ بھی اعتکاف کی نیّت کر سکتی ہیں، بلکہ انہیں بھی اعتکاف کی نیّت کرنی چاہیے۔(17)

..................................................................

## 90 ” مسجد اور اعتکاف “

**فرمانِ آخری نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:**

جس نے رَمَضانُ الْمُبارک میں دس(10) دن کا اعتکاف کر لیا وہ ایسا ہے جیسے دو(2) حج اور دو(2) عمرے کئے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۴۲۵ حدیث ۳۹۶۶)

**واقعہ**(incident): ہمارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اس جگہ اعتکاف فرمایا کرتے تھے

حضرت نافِع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبدُ اللہ ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے فرمایا کہ: پیارے آقا صَلَّى

---

**(119) جواب دیجئے:**

س۱) کون کون سے **چاند دیکھنا فرضِ کفایہ** ہیں؟ ہلال کی طرف انگلی سے اشارہ کرنا کیسا؟

س۲) **مسجد میں کھانا پینا** کس کے لیے، کس طرح جائز ہے؟

www.farzuloom.net

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمضان شریف کے آخری عشرے(یعنی آخری دس(10) دنوں)کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ حضرت نافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے یہ بھی فرمایا کہ: حضرت عبدُ اللہ ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے مجھے مسجد میں وہ جگہ دکھائی جہاں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعتکاف فرماتے تھے (مسلم ص۵۹۷ حدیث ۱۱۷۱، مُلخصاً)۔

مدینے پاک کی پیاری پیاری مسجدِ نبوی میں جہاں ہمارے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اعتکاف فرمایا تھا، وہاں ایک ستون کے قریب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لیے تخت(bench)لایا گیا تھا۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ، ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے نسبت(تَعَلُّق۔belonging)رکھنے والی چیزوں کا احترام(respect)کرتے تھے بلکہ ساری اُمّت میں عشقِ رسول بانٹنے والے(distributors)بھی صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ ہی ہیں۔ اس تخت رکھنے والی جگہ کو یاد رکھا گیا اور وہاں کے ایک برکت والے(blessed)سُتون (column)کا نام "اُسْطُوَانَۃُ السَّرِیْر" ہو گیا(عربی زبان میں "ستون" کو "اُسْطُوَانَۃ" اور "تخت" کو "سَرِیْر" کہتے ہیں۔ "اُسْطُوَانَۃُ السَّرِیْر" کا معنی ہے "تخت والا ستون" ہے)۔ خوش نصیب عاشِقانِ رسول اس برکت والے ستون کی زیارت کرتے(یعنی اسے محبّت سے دیکھتے) اور بَرَکت(blessing)حاصل کرنے کیلئے نفل پڑھتے ہیں کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں اللہ کریم کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اللہ کریم کی عبادت کی ہے، ہم بھی اس جگہ اللہ کریم کی عبادت کریں(فیضانِ رمضان ص۲۱۶ بالتغیر)۔

عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں: جس جگہ پر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے نماز پڑھی ہے وہ برکت والی(blessed) ہو گئی اور اُس جگہ سے برکت(blessing)حاصل کرنا، یعنی وہاں جا کر نماز پڑھنا صحابہ کرام کی سنّت ہے۔(نزہۃ القاری ج۲، ص۱۴۱، بتغیر)

## مسجد کے تین حصّے(part)ہوتے ہیں:

(۱)اصلِ مسجد (۲)فنائے مسجد (۳)خارِجِ مسجد۔

### (۱)اصلِ مسجد:

مسجد کی وہ جگہ جو نماز پڑھنے کے لیے خاص ہو۔ اسے "عینِ مسجد" بھی کہتے ہیں۔

### (۲)فنائے مسجد:

"فنائے مسجد" سے مراد وہ جگہیں ہیں جو مسجد یا نماز سے تَعَلُّق(belonging)رکھنے والی ضروری چیزوں کے لئے مسجد (کے اُس حصّے جہاں نماز پڑھی جاتی ہے یعنی "اصلِ مسجد") سے ملی ہوئی ہوں، جیسے منارہ(minaret)،

وُضو خانہ، اِستنجا خانہ(toilet)، غسل خانہ(bathroom)، مسجِد سے ملے ہوئے اِمام صاحب اور مُؤَذِّن صاحب کے کمرے وغیرہ۔[18]

یہ جگہیں کچھ شرعی حکموں میں اصل یعنی عینِ مسجِد کے حکم میں ہیں اور کچھ شرعی مسائل میں نہیں ہیں۔

مُعتکِف (اعتکاف کرنے والا) بلا ضرورت بھی فنائے مسجِد میں جائے تو اعتکاف نہیں ٹوٹتا(فیضانِ رمضان ص ۲۴۸،۲۴۹ مُلخصاً)۔ **یاد رہے!** یہ سب جگہیں(منارہ(minaret)، وُضو خانہ، اِستنجا خانہ(toilet)، غسل خانہ(bathroom)، مسجِد سے ملے ہوئے اِمام صاحب اور مُؤَذِّن صاحب وغیرہ کے کمرے وغیرہ)، اگر اصل یعنی عینِ مسجِد سے ملی ہوئی نہ ہوں یا ملی ہوں مگر اُن کا راستہ مسجد کے باہر سے ہو تو شرعی اجازت کے بغیر مُعتکِف ان میں نہیں جاسکتا، اگر ایک بار بھی شرعی اجازت کے بغیر گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

مسجد کی چھت، مسجد ہی کا حصّہ(part) ہے لیکن مُعتکف مسجد کی چھت پر اُس صورت(condition) میں ہی جاسکتا ہے، جب کہ چھت پر جانے کا راستہ مسجِد کے اندر سے ہو۔ اگر اوپر جانے کیلئے سیڑھیاں(stairs) مسجد کے باہر (یعنی خارجِ مسجد) ہوں تو معتکف نہیں جاسکتا۔ اگر باہر کے راستے سے مسجد کی چھت پر جائے گا تو شرعی اجازت کے بغیر جیسے ہی مسجد سے باہر گیا، اعتکاف ٹوٹ گیا۔ یہ بھی **یادرہے کہ** مُعتکف ہو یا کوئی اور، سب کے لیے مسجد کی چھت پر ضرورت کے بغیر چڑھنا مکروہ(ناپسندیدہ) اور بے ادبی ہے۔(فیضانِ رمضان ص ۲۵۰، مُلخصاً)

### (۳) خارِجِ مسجد:

مسجِد کی عمارت(building) کا وہ حصّہ(part) کہ جو نہ تو عینِ مسجد ہو اور نہ فنائے مسجد ہو۔

### مُعتکِف کے مسجد سے باہر جانے کی صورتیں(conditions):

دو(2) باتوں کی وجہ سے معتکف کو مسجِد سے باہر جانے کی اجازت ہے: {1} شرعی حاجت اور {2} طبعی حاجت۔

### {1} شرعی حاجت:

شرعی حاجت مثلاً جمعہ کی نماز پڑھنے کے لیے جانا[19] یا اذان کہنے کیلئے جانا وغیرہ۔

(ا) اگر منارے (minaret) کا راستہ خارِجِ مسجِد (یعنی مسجِد سے ملا ہوا نہیں ہے) ہو تو بھی اذان کیلئے معتکف

---

(120) اصل اور فناء مسجد کے charts ویب سائٹ farzuloom.net سے دیکھیں۔

(121) ہمارے ہاں عام طور پر اعتکاف جن مسجدوں میں ہوتا ہے، وہاں جُمُعہ کی نماز بھی ہوتی ہے لھذا معتکف وہیں جُمُعہ پڑھے۔

www.farzuloom.net

جاسکتاہے کیونکہ اب یہ مسجد سے نکلنا شرعی حاجت کی وجہ سے ہے۔(رَدُّالمُحتار ج۳ص۵۰۲ مُلَخَّصاً) مگر اذان دے کر فوراً واپس آناہو گا۔

**(۲)** اگر وہاں جُمُعہ نہ ہوتاہو تو مُعتکف جُمُعہ کی نماز کیلئے دوسری مسجد میں جاسکتاہے(دُرِّ مُختار، رَدُّالمُحتار، ج۳، ص۵۰۲)۔ جمعہ کے لیے دوسری مسجد اس وقت جائے کہ (جُمُعہ کی) دوسری اذان سے پہلے پہنچ کر سنّتیں پڑھ لے۔ جُمُعہ کے فرض پڑھ لینے کے بعد چار(4) یا چھ(6) رکعتیں سنّتیں پڑھ کر واپس آجائے۔(بہارِ شریعت ج۱، ح۵، ص۱۰۲۴، مسئلہ ۲۰، ۲۱، مُلخصاً)

**(۳)** اگر اپنے محلے کی ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جس میں جماعت نہ ہوتی ہو تو اب جماعت کیلئے دوسری مسجد جانے کی اجازت نہیں کیونکہ اب افضل (اور زیادہ ثواب) یہی ہے کہ جماعت کے بغیر ہی اِس مسجِد میں نماز پڑھی جائے (اور مسجد کا حق ادا کیا جائے)۔(جَدُّالمُمتار ج۴ ص۲۸۸)

### {2} طبعی حاجت:

**(۱)** طبعی حاجت مسجد میں پوری نہ ہو سکے جیسے پاخانہ یا پیشاب کرنا(passing urine or stool)، وضو کرنا وغیرہ۔ اگر مسجد میں وضو و غسل کے لیے جگہ بنی ہو یا حوض ہو تو باہر جانے کی اب اجازت نہیں۔(بہارِ شریعت ج۱ ص۱۰۲۳ تا ۱۰۲۴ مُلخصاً)

**(۲)** عام طور پر نمازیوں کی سہولت کیلئے مسجد سے ملا ہوا وُضوخانہ وغیرہ ہوتا ہے۔ لہٰذا معتکف ان ہی کو استعمال کرے۔

**(۳)** (اگر مسجد میں بیت الخلا نہیں ہے) قضائے حاجت (استنجاء-passing urine or stool) کو گیا، تو طہارت (پاکی حاصل) کرکے فوراً مسجد میں واپس آجائے، رُکنے کی اجازت نہیں (اگر شرعی اجازت کے بغیر، کچھ دیر بھی رُکا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا)۔ اگر معتکف کا گھر مسجد سے دُور ہے اور اس کے دوست کا گھر قریب ہے تو یہ ضروری نہیں کہ دوست کے گھر جائے بلکہ اپنے گھر پر بھی جاسکتاہے۔(رَدُّالمُحتار ج۳ ص۵۰۱، عالمگیری ج۱ ص۲۱۲)

**(۴)** کچھ مسجدوں میں استنجاخانے، غسل خانے وغیرہ مسجد سے ملے ہوتے ہیں مگر اُس کا راستہ فنائے مسجد کے بھی باہر (یعنی خارِجِ مسجد) سے ہوتا ہے لہٰذا اِن استنجاخانوں اور غسل خانوں وغیرہ میں طبعی حاجت کے علاوہ(other) نہیں جاسکتے۔(فیضانِ رمضان ۲۴۸ تا ۲۵۲ مُلخصاً) اگر شرعی اجازت کے بغیر، ایسے استنجاء خانوں میں بھی کچھ دیر رُکا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

**(۴)** مَردوں کے اعتکاف کے لئے وقف مسجد کا ہونا شرط (precondition) ہے۔ جائے نماز، مسجد نہیں

ہوتی (کیونکہ وہ جگہ شرعی طریقے کے مطابق مسجد نہیں بنائی جاتی بلکہ کمپنی وغیرہ میں نماز پڑھنے کے لیے جگہ بنادی گئی ہوتی ہے) اس لئے اس میں مَردوں کا اعتکاف بھی نہیں ہو سکتا۔ مسجد کے علاوہ (other) صرف عورتوں کا اعتکاف نماز کے لئے گھر میں مخصوص کی گئی (specific) جگہ میں ہو سکتا ہے، جسے ''مسجدِ بیت'' کہتے ہیں۔ مَردوں کے اعتکاف کے لئے ہر صورت (case) میں مسجد ہونا ضروری ہے، جائے نماز میں اعتکاف ہرگز درست نہ ہوگا۔ (رمضان المبارک 1438، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، دارالافتاء اہلسنّت، مُلخصاً)[20]

..........................................................................

## 91 ''اسلامی بہنوں کا اعتکاف''

**حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ:**

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے گھروں میں مسجدیں بنانے اور انہیں پاک، صاف اور خوشبو دار (fragrant) رکھنے کا حکم دیا (سنن ابن ماجہ ج۱، ص۲۵۰، حدیث۷۵۹، بیروت)۔ عُلَمائے کرام فرماتے ہیں کہ اس سے ''مسجدِ بیت'' مراد ہے، یعنی گھر میں کوئی کمرہ یا چھوٹی سی جگہ نماز کے لیے خاص (fixed) کر دی جائے (کہ اُس جگہ نماز پڑھی جائے) پھر وہاں کوئی دنیوی کام نہ کیا جائے، اس جگہ صفائی ہو اور خوشبو بھی لگائی جائے۔ پہلے کے بزرگ اس طرح کرتے تھے، لیکن اب ایسا نہیں ہو رہا۔ (مراۃ ج۱، ص۴۷۶، سوفٹ ایئر، مُلخصاً)

**واقعہ (incident):** **''مسجدِ بیت'' میں نفل نماز پڑھتی رہتیں**

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے نواسے (grand son)، امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی امّی جان حضرتِ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو دیکھا کہ رات کو ''مسجدِ بیت'' (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی جگہ) میں نفل نماز پڑھتی رہتیں، یہاں تک کہ فجر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا۔ آپ مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بہت زیادہ دعائیں کرتیں مگر اپنے لئے کوئی دُعا نہ کرتیں۔ میں نے عرض کی: امّی جان! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔ (مَدارِجُ النُّبُوَّت ج۲ ص۴۶۱)

---

**(122) جواب دیجئے:**

س۱) عینِ مسجد، فناءِ مسجد اور خارجِ مسجد کسے کہتے ہیں؟ س۲) کیا معتکف مسجد سے باہر جا سکتا ہے؟

www.farzuloom.net

## اسلامی بہنوں کا اعتکاف:

{1}اسلامی بہنیں مسجِد بیت میں اعتکاف کریں۔ ''مسجِد بیت'' اُس جگہ کو کہتے ہیں جو عورت گھر میں اپنی نماز کیلئے خاص (fixed) کرلیتی ہے۔ اسلامی بہنوں کیلئے یہ مستحب (اور ثواب کا کام) بھی ہے کہ گھر میں نماز کیلئے جگہ طے (fixed) کریں اور اُس جگہ کو پاک وصاف رکھیں (دُرِّ مُختار، رَدُّالْمُحتار ج۳ص ۴۹۴، بہارِ شریعت ج ا ص ۱۰۲۱ ملخّصاً)۔ اسلامی بہنیں پورے کمرے کو بھی ''مسجِد بیت'' بناسکتی ہیں۔ (مراۃ ج ا، ص ۶۷۶، سوفٹ ایئر، مُلخصاً)

{2}گھر میں نماز کے لیے جگہ مُقرَّر (fixed) کرنا سنّت ہے (نور العرفان ص ۳۴۷)۔ اگر اسلامی بہن نے نَماز کے لئے کوئی جگہ طے (fixed) نہ کی تھی اور اعتکاف کرنا چاہتی ہے تو اُس وَقت نماز کیلئے کوئی جگہ خاص (fixed) کرلے تو اب اُس جگہ اِعتکاف کرسکتی ہے۔ (دُرِّ مُختار، رَدُّالْمُحتار ج۳ص ۴۹۴ مُلخصاً)

{3}کسی اور کے گھر جاکر اسلامی بہن اعتکاف نہ کرے۔

{4}شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کیلئے اِعتکاف کرنا جائز نہیں ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۳ص ۴۹۴)

{5}اگر بیوی نے شوہر کی اجازت سے اِعتکاف شروع کر دیا، بعد میں شوہر منع کرنا چاہتا ہے تو اب منع نہیں کرسکتا اور اگر منع کرے گا تو بیوی کو اس کی بات پوری کرنا واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ا ص ۲۱۱)

{6}شَرعی ضرورت کے بغیر اعتکاف کی جگہ سے نکلنا جائز نہیں، وہاں سے اٹھ کر گھر کے کسی اور حصّے میں بھی نہیں جاسکتی، اگر جائے گی تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

{7}اسلامی بہنوں کیلئے بھی اعتکاف کی جگہ سے ہٹنے کے وُہی مسائل ہیں جو اسلامی بھائیوں کے ہیں۔ یعنی جس ضرورت کی وجہ سے اِسلامی بھائیوں کو مسجِد سے نکلنا جائز ہے، اُسی کے لئے اِسلامی بہنوں کو بھی اِعتکاف کی جگہ سے ہٹنا جائز اور جن کاموں کیلئے مَردوں کو مسجِد سے نکلنا جائز نہیں، اُن کیلئے اِسلامی بہنوں کو بھی اپنی جگہ سے ہٹنا جائز نہیں۔

**نوٹ:** مسجِد میں فناء مسجِد کی جگہ بنائی جاتی ہے مگر ''مسجِدِ بَیت'' کے لیے کوئی فناء مسجِد نہیں لہٰذا غلطی سے بھی مسجِد بیت سے باہر چلی گئی تو اعتکاف ٹوٹ گیا۔

{8}اسلامی بہن سحری میں جگانے کے لیے بھی ''مسجِدِ بَیت'' سے نکل کر نہیں جاسکتی، اَلبتّہ اگر سنّت اعتکاف کرنے والی اسلامی بہن نے خود سَحَری نہیں کی اور سَحَری دینے والا کوئی جاگ نہیں رہا (اور وہیں سے اُٹھایا بھی نہیں جاسکتا) تو یہ اپنی سَحَری کے لیے ''مسجِدِ بَیت'' سے باہر جاکر بھی جگاسکتی ہے مگر جگا کر یا اپنی سَحَری کا کھانا لے کر فوراً واپس آجائے، اگر جان بوجھ کر (deliberately) دیر کرے گی تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

{9}اِسلامی بہنیں اعتکاف کے دَوران اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے سِینے پکانے کا کام کر سکتی ہیں، گھر کے کاموں کے لئے بھی دُوسروں کو کہہ سکتی ہیں مگر خود اُٹھ کر نہیں جا سکتیں۔ (فیضانِ رمضان ۲۴۸ تا ۲۵۲، احکامِ تراویح ص ۱۹۱، گھریلو مسجد ص ۳۰ مُلخصاً)

{10}عورت اگر فرض غسل کے علاوہ (other) کسی اور غسل کے لیے اعتکاف کی جگہ سے نکلے گی، مثلاً گرمی کی وجہ سے ٹھنڈک حاصل کرنے کیلئے اعتکاف کے کمرے سے غسل خانے (bath room) چلی گئی تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (رمضان المبارک 1438، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اسلامی بہنوں کے مسائل، مُلخصاً)

{11}رمضان المبارک میں اور اس ماہِ مبارک کے علاوہ (other) بھی عورت اپنی مسجدِ بیت میں نفلی اعتکاف کر سکتی ہے۔ (مئی، 2021، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اسلامی بہنوں کے مسائل، مُلخصاً)

## عورتوں کے خصوصی (special) مسائل:

{12}اسلامی بہنوں کے اِعتکاف کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ حیض [21] (menstruation) اور نفاس (postpartum) سے پاک ہوں کہ ان دنوں میں نماز، قرآن پاک کی تلاوت اور روزہ رکھنا حرام ہے۔ (عامہ کُتُب) جبکہ اعتکاف کے لیے روزہ رکھنا شرط (precondition) اور لازم ہے۔

{13}اگر ماہواری (menstruation) کی تاریخیں رمضان شریف کے آخِری عشرے میں آنے والی ہوں تو اعتکاف شُروع ہی نہ کریں۔

{14}اگر عورت کو حیض آجائے تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا (بدائع الصنائع ج۲ص۲۸۷) ۔ اِس صُورت (condition) میں جس دن اِعتِکاف ٹوٹا ہے صِرف اُس ایک دن کی قضا اُس پر واجب ہو گی۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ص۵۰۰)

## اسلامی بہن کے لئے اعتکاف قضا کرنے کا طریقہ :

{15}کسی دن سورج ڈوبنے (sun sets) یعنی مغرب کی نماز شروع ہونے) کے وقت بلکہ احتیاط (caution) اس میں ہے کہ مغرب سے کچھ دیر پہلے ہی اعتکاف قضا کرنے کی نیّت سے ""مسجدِ بَیت"" میں آجائے۔ اب پوری رات ""مسجدِ بَیت"" میں رُکے، صبح روزہ رکھے (کیونکہ اعتکاف کی قضا میں بھی روزہ رکھنا شرط (precondition) ہے) اور یہ پورا دن ""مسجدِ بَیت"" میں گزارے یہاں تک کہ سورج ڈوبنے (sun sets) کا وقت مکمل کر لے۔ (فیضانِ رمضان

---

(123) ""حیض"" اور ""نفاس"" کی تفصیل (detail) کے لیے ""دین کے مسائل"" part : 3 ، Topic number :50 دیکھیں۔

۲۷۳-۲۷۶ ملخصاً) (22)

.......................................................................

## 92 "مسجد کے آداب"

**فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:**

جو مسجد سے تکلیف دینے والی چیز نکالے اللہ کریم اُس کیلئے جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔ (ابنِ ماجہ ج ۱ ص ۴۱۹ حدیث ۷۵۷)

**واقعہ (incident):** **مسجد میں آواز بلند (یعنی اونچی) کرنا منع ہے**

حضرت سائب رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں مسجد میں موجود تھا اور وہاں دو (2) آدمی اونچی آواز میں باتیں کر رہے تھے۔ کسی نے مجھے چھوٹا سا پتھر (pebbles) مارا، جب میں نے دیکھا تو وہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے مجھے (اشارے سے) فرمایا: جاؤ اور ان دونوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں فوراً ان دونوں کو حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس لے آیا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ان دونوں سے فرمایا: "تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟" انہوں نے جواب دیا: ہم طائف سے آئے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: تم حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مسجد میں آوازیں اونچی کرتے ہو، اگر تم مدینے پاک کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں ضرور سزا دیتا (کیونکہ ان لوگوں کو یہاں کا ادب زیادہ معلوم ہے)۔ (بخاری، کتاب الصلوۃ، ج ۱، ص ۱۷۸، حدیث: ۴۷۰)

**مسجد کے آداب:**

{1} فرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم: مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا (لاتا) ہے (اَلفِردَوس، حدیث: ۱۹۸۳)۔ **ہاں!** ضرورتاً مسکرانے میں حرج نہیں، لیکن مسجد میں شور (noise) اور ہنسی مذاق وغیرہ گناہ ہے (فیضانِ رمضان ص ۲۶۲)۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روایت بتاتے ہیں کہ: جو مسجد میں دُنیا کی بات کرے، اللہ کریم اُس کے چالیس (40) سال کے نیک اعمال برباد (ختم) فرما دیتا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱۶ ص ۳۱۳، غمزالعیون ج ۳ ص ۱۹۰)

{2} مُنہ میں بدبو ہونے کی حالت میں (گھر میں پڑھی جانے والی) نماز بھی مکروہ ہے اور ایسی حالت میں (کہ کپڑوں

---

**(124) جواب دیجئے:**

س ۱) **مسجدِ بیت** سے کیا مراد ہے؟ اور اسلامی بہنوں کے اعتکاف لیے بھی مسجد ضروری ہے؟

س ۲) اسلامی بہنیں **اعتکاف کی قضاء** کس طرح کریں؟

یابدن سے پسینے یا کسی بھی طرح کی بدبو آ رہی ہو) مسجد میں جانا حرام ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۷ ص ۳۸۴)

{3} مسجد میں رِیح خارِج (breaking wind) کرنا منع ہے۔

{4} مسجد میں ایسے بچّوں کو (ڈائپر باندھ کر بھی) لانا گناہ ہے جن کے بارے میں مضبوط خیال (strong assumption) ہو کہ پیشاب وغیرہ کر دیں گے یا شور مچائیں (noise کریں) گے۔

{5} مسجد کی زمین پر گرے ہوئے بالوں کے گچھے (bunches of hair) اور تنکے (straws) وغیرہ ڈالنے کیلئے ہوسکے تو ایک چھوٹی تھیلی (shopping bag) جیب میں رکھ لیجئے۔ فرمانِ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جو مسجِد سے تکلیف دینے والی چیز نکالے گا، اللہ کریم اُس کیلئے جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔ (ابنِ ماجہ، حدیث: ۷۵۷)

{6} مسجد میں اگر معمولی سا ذرّہ (tiny particle) بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجِد کو اتنی تکلیف پہنچتی ہے جیسے انسان کو اپنی آنکھ میں ذرّہ پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (جذبُ القُلوب ص ۲۲۲ مُلخصاً)

{7} وُضو کے بعد، وُضو کے پانی کے قطرے مسجِد کی زمین پر گرانا، ناجائز و گناہ ہے (لہٰذا مسجد میں آنے سے پہلے جسم پر ہاتھ پھیر کر پانی وضو خانے ہی میں گرا دیں یا کسی کپڑے یا رومال سے جسم سکھا کر، مسجد میں آئیں مگر گیلے کپڑے کو مسجد کے اندر نہ سکھائیں)۔

{8} مسجِد کی دریوں کے دھاگے (threads of sheets) اور چٹائیوں کے تنکے (straws of mats) نوچنے (picking) سے بچیں (ہر جگہ اس بات کا خیال رکھئے)۔

{9} مسجِد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دَھمک (یعنی آواز) پیدا ہو منع ہے۔

{10} مسجِد کی زمین پر کوئی چیز زور سے نہ پھینکی جائے، اور چادر یا رومال سے زمین وغیرہ اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو۔ (پمفلٹ از شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مُلخصاً)

## مسجِد اور فنائے مسجِد کے مزید (more) آداب:

{11} قرآن پاک کی الماری (closet) کے اوپر کوئی چیز نہیں رکھ سکتے۔

{12} عینِ مَسجِد (یعنی مسجد کا وہ حصّہ (part) جو صرف نماز کے لیے ہو) میں ہر کسی کو کپڑے دھونا، سُکھانا (dry کرنا)، لٹکانا (hang کرنا)، منع ہے۔

{13} مَسجِد کے ساتھ ساتھ فنائے مَسجِد کو بھی بدبو سے بچانا واجب اور لازم ہے۔

{14} فنائے مَسجِد کا اَدَب بھی مَسجِد کی طرح ہے۔ (مسجد کے آداب، افتاء مکتب، لاہور، مُلخصاً)

www.farzuloom.net

## مسجد کے مسائل:

{15}مسجد کو ناپاکی، بدبو(odour) اور ہر گھن والی چیز(disgusting thing) سے بچانا ضروری ہے۔ لہٰذا جب بھی مسجد میں جائیں تو اپنے جسم، کپڑوں اور سامان وغیرہ کو اچھی طرح چیک کر لیں کہ کہیں ان پر اس طرح کی کوئی چیز تو نہیں ؟

{16}ایسے مریض جن کو یورین بیگ(urine bag) لگا ہو یا جسے پیشاب وغیرہ کے قطرے(drops) آتے رہتے ہیں، جس سے مسجد یا مسجد کی دریاں وغیرہ خراب ہونے کا ڈر ہے، ان کو مسجد میں رُکنا جائز نہیں۔

{17}جس کو منہ سے بدبو آنے کی بیماری ہو یا کوئی بدبودار زخم(stinky wound) ہو یا کوئی بدبودار دوائی لگائی ہو تو جب تک بدبو ختم نہ ہو جائے، اس وقت تک مسجد میں آنے کی اجازت نہیں۔ اسی طرح ایسی چیز استعمال کرنا کہ جس سے منہ میں بدبو پیدا ہو جیسے سگریٹ یا، حقہ وغیرہ پینا اور منہ میں ان کی بدبو ہوتے ہوئے مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں۔

{18}مچھر یا تکلیف دینے والے کیڑوں سے بچنے کیلئے مسجد میں بدبودار لوشن یا بدبودار کوائل وغیرہ کا استعمال جائز نہیں۔ ضرورت ہو تو ایسا لوشن استعمال کریں جو خوشبودار ہو ورنہ کم از کم اس میں بدبو نہ ہو کہ ان کا استعمال جائز ہے مگر ایسے لوشن وغیرہ کے دھبوں سے بھی مسجد کی دریوں وغیرہ کو بچانا ہو گا۔

{19}زکام(flu) وغیرہ کے سبب ناک سے اگر پانی گرتا ہو تو رومال وغیرہ صف پر رکھ دیں تاکہ مسجد میں کسی قسم کی گندگی نہ ہو۔

{20}مسجد میں خرید و فروخت(buy and sell) منع ہے۔ **ہاں!** اگر معتکف کو بیوی بَچّوں کی ضرورت پوری کرنے کے لیے کوئی چیز چاہیے تو اُسے اجازت ہے لیکن اب بھی وہ چیز مسجد میں نہیں لائی جائے گی(مسجد کے آداب کا خیال بھی رکھا جائے، بات چیت میں شور(noise) وغیرہ بھی نہیں ہو)۔ **یاد رہے! تجارت(trade) کے لیے معتکف بھی مسجد میں خرید و فروخت(buy and sell) نہیں کر سکتا۔**

{21}مسجد میں ناخن کاٹنا، تیل لگانا یا کنگھی کرنا، اگر اس طرح ہو کہ کاٹے جانے والے بال یا ناخن مسجد میں نہیں گرتے (بلکہ کپڑا وغیرہ بچھا کر یہ کام کیا) تو مسجد میں کاٹ سکتے ہیں۔ **ہاں!** اگر بال یا ناخن گرنے کا ڈر ہے تو اس کی اجازت نہیں (آسانی اس میں ہے کہ مُعتکف بھی یہ کام وُضو خانے یا فنائے مسجِد میں اپنی چادر بچھا کر کریں)۔(فیضانِ رمضان ۲۵۷ ملخصاً)

www.farzuloom.net

{22}مسجد میں بلاضرورت جائزبات کرنا بھی نیکیوں کو ضائع (ختم) کرنے کا سبب ہے، معتکف کیلئے بھی بلاضرورت بات کرنے کو عُلَمائے کِرام نے مکروہ فرمایا ہے۔ **ہاں!** ضرورۃً جائزبات کی جاسکتی ہے جبکہ اس بات کرنے سے کسی نمازی یا تلاوت کرنے والے کو پریشانی نہ ہو۔ لہٰذا مسجد میں گھر والوں سے (فون وغیرہ پر بھی) بات کرنے سے بچیں۔

(16ذوالحجۃ الحرام1440ھ، 18اگست2019ء۔ افتاء مکتب دعوتِ اسلامی، مُلخصاً)

{23}مسجد کی دیواروں یا دَرِیوں (موٹی چادروں) وغیرہ پر ناک یا کان کا میل اور تیل وغیرہ سے چکنے ہاتھ (hands lubricated with oil) مت لگایئے۔ (23)

---

## 93 "مسجد میں کھانا، پینا اور سونا"

**فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:**

جب بندہ اچھی طرح وُضو کرکے مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس کی نیّت صرف نماز کی ہوتی ہے تو اُس کے ہر قدم پر ایک درجہ بلند ہوتا (یعنی بڑھتا) ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے، جب وہ نماز پڑھ لیتا ہے تو جب تک اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے، فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ (بخاری ج ا ص ۲۳۳ حدیث ۶۴۷)

**واقعہ (incident):** **مسجد جانے والے قدم**

حضرت جابِر بن عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں: (مدینے پاک کی) مسجد نبوی کے قریب زمین خالی ہوگئی تو (قبیلہ tribe) بنو سلمہ نے یہ کوشش کی کہ مسجد کے قریب آجائیں، جب اللہ کریم کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ بات پتا چلی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان سے پوچھا: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب آنا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: **جی ہاں!** یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! ہم نے قریب آنے کی نیّت (intention) کی ہے۔ فرمایا: اے بنو سلمہ! اپنے گھروں میں ہی رہو، تمہارے قدموں کے نشان (footprints) لکھے جائیں گے (یعنی جتنے قدم تم مسجد

---

(125) **جواب دیجئے:**

س ا) **مسجد کے کچھ آداب بتائیں۔**

کے لیے اُٹھاتے ہو، اُن قدموں پر تمھیں ثواب ملتا ہے)، اپنے گھروں میں ہی رہو، تمہارے قدموں کے نشان لکھے جائیں گے (مسلم ص ۲۶۲ حدیث ۱۵۱۹، مُلخصاً)۔ عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں: خیال رہے کہ گھر کا مسجد سے دور ہونا نیک لوگوں کے لیے ثواب کا سبب ہے کہ وہ دور سے جماعت کے لئے آئیں گے مگر غافلوں (اور دین سے دور لوگوں) کے لیے ثواب سے دور ہونا ہے کہ وہ دُور ہونے کی وجہ سے گھر میں ہی نماز پڑھ لیا کریں گے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۴۳۴، مُلخصاً)

**مسجد میں کھانا پینا:**

{1} مسجِد کے اندر کھانے پینے، سحری یا افطار کرنے، آبِ زم زم یا دم کیا ہوا پانی پینے اور سونے کی شرعاً اجازت نہیں۔ اگر اعتکاف کی نیّت تھی تو اب ان سب کاموں کی اجازت ہو جائے گی () اعتکاف کی نیّت ثواب کیلئے کی جائے (فیضانِ رمضان ۲۲۱ مُلخصاً) () اگر کوئی مسجِد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے تو اعتکاف کی نیّت کر لے، کچھ دیر اللہ کریم کا ذِکر کرے (مثلاً نماز پڑھے یا تسبیح یا درود شریف پڑھے) پھر جو چاہے کرے (رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۵۰۶) یعنی اب چاہے تو کچھ پی سکتا ہے یا کھا سکتا بلکہ سو بھی سکتا ہے۔

{2} اگر کوئی شخص بے وضو مسجد میں گیا یا ایسے وقت مسجد میں آیا جس میں نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے یا کوئی اور وجہ ہے کہ تحیۃُ المسجد (24) نہیں پڑھ سکتا تو چار (4) بار سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ کہے (بہارِ شریعت ج ۱، ح ۴، ص ۶۷۵، مسئلہ ۴)۔ مسجِد میں کھانا، پینا یا سونا چاہے تو اعتکاف کی نیّت کے بعد یہی تسبیح چار (4) بار پڑھ لیجیے۔

{3} مسجد میں اس طرح کھانا پینا کہ جس سے مسجد آلودہ (untidy) ہو جائز نہیں ہے، چاہے مسجد میں معتکف ہو (تب بھی ایسا نہیں کر سکتا)۔ اسی طرح اتنا زیادہ کھانا مسجد میں لانا بھی منع ہے کہ جس سے نمازیوں کے لیے نماز پڑھنے کی جگہ کم ہو جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۹۵ مُلخصاً)

{4} کھانا جب بھی عین مسجد (یعنی مسجد کے اُس حصّے (part) میں کہ جو صرف نماز کے لیے ہو) لائیں تو اس میں کچی پیاز، کچا لہسن، ادرک وغیرہ کوئی بھی بد بو دار چیز نہ ہو۔

{5} مسجد میں کچا لہسن، پیاز کھانا جائز نہیں۔ مسجد میں یہ چیزیں کھا کر آنا بھی اُس وقت تک جائز نہیں، جب تک ان کی بدبو باقی ہو۔ اسی طرح ہر وہ چیز جس میں بد بُو ہو، جیسے مولی، کچا گوشت، مٹی کا تیل، تو جب تک ان میں بد بُو باقی ہو ان کو مسجد میں لانے کی اجازت نہیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۳، ج ۱، ص ۴۵۱)

---

(126) "تحیۃُ المسجد" کی تفصیل (detail) **Topic number : 75** میں دیکھیں۔

www.farzuloom.net

{6} مسجد میں کچھ بھی کھانا ہو بلکہ چائے بھی پینی ہو تو موٹا دستر خوان (table mat) استعمال کریں۔ کھانے کے لیے ہر گز ہر گز مسجد کی دریاں استعمال نہ کی جائیں، بلکہ الگ سے دری یا چٹائی لی جائے۔ جب کھانا، کھانا ہو تو اس کو بچھا لیا جائے تاکہ مسجد کی دری یا زمین خراب نہ ہو بلکہ ٹھنڈے پانی کی بوتل بھی مسجد کی زمین پر نہ رکھیں کیونکہ کچھ دیر بعد، پانی کے چند قطرے، بوتل کے باہر آجاتے اور وہ پانی نیچے گر جاتا ہے۔

{7} کبھی دستر خوان، دری، چٹائی، برتنوں کی صحیح صفائی نہ ہونے کی وجہ سے ان میں بدبو آرہی ہوتی ہے۔ ایسی بدبودار چیزیں مسجد میں بچھانا بلکہ لے کر آنا بھی جائز نہیں (کچھ مسجدوں میں ماہانہ (monthly) یا ہفتہ وار (weekly)، نیاز یا کھانا کھلانے کا سلسلہ ہوتا ہے۔ انہیں چاہیے کہ استعمال کے بعد اور دوبارہ استعمال کرنے سے پہلے دستر خوان، دری وغیرہ کی صفائی اور دھلائی کا اہتمام (arrangement) کر لیا کریں)۔

{8} ہو سکے تو معتکف کو بھی کھانا فنائے مسجد[25] ہی میں کھانا چاہیے۔ مگر فنائے مسجد کو بھی آلودگی (litter) سے بچانا ضروری ہے۔

{9} اگر مسجد میں سالن وغیرہ بنانا پڑے تو اس بات کا خیال رکھیں کہ کچھ چیزوں کی بو (smell) اچھی نہیں ہوتی جیسے مچھلی، پیاز، وغیرہ۔ اگر کوئی ایسی چیز بنانی ہو تو اسے مسجد سے اتنا دور پکایا جائے کہ اس کی بو مسجد میں نہ جائے۔

{10} مسجد کی چیزیں اس طرح استعمال کرنے کی اجازت نہیں: (۱) مسجد کی گیس پر کھانا پکانا (۲) کپڑے استری کرنا (۳) مسجد کی دریوں کو کمبل (blanket) کی جگہ استعمال کرنا (۴) ذاتی لیپ ٹاپ (laptop)، مسجد کی بجلی سے چارج (charge) کرنا (۵) مسجد میں سوتے ہوئے مسجد کے ایئر کنڈیشنر (air conditioner) چلانا یا سردیوں کی رات میں ہیٹر (heater) چلانا (16 ذوالحجۃ الحرام 1440ھ، 18 اگست 2019ء۔ افتاء مکتب دعوتِ اسلامی باتغیر)۔ **ہاں!** امام صاحب، مؤذّن جن کی رہائش (accommodation) مسجد کی چار دیواری ہی میں ہے، بجلی اور گیس وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں مگر جو چیز، جس طرح استعمال کرنا چاہیے، پہلے اُس کی شرعی رہنمائی لے لیں۔

## مسجد میں سونا:

{11} مسجد کی زمین، دری (موٹی چادروں) یا چٹائی (mat) پر نہ سوئیں کہ پسینے کی بدبو (odour) اور سر کے تیل کا دھبا (stain) لگنے کا خطرہ ہے۔ لہٰذا اپنی چٹائی یا موٹی چادر بچھا کر سوئیں۔ **یاد رہے کہ** مسجد میں ایسی چٹائی

---

(127) **"فناءِ مسجد"** کی تفصیل (detail)، **Topic number : 90** میں دیکھیں۔

(mat)استعمال نہیں کرسکتے جس کے تنکے(straw)نکلتے ہوں، اگر ایسی چٹائی مسجد میں استعمال کریں تو اس کے نیچے کپڑا وغیرہ سی(sewn)دیں تا کہ مسجد میں تنکے نہ گریں۔

{12}گھر ہو یا مسجِد، جہاں بھی سوئیں "پردے میں پردہ" کرلیجئے، یعنی ایک چادر لپیٹ لیجئے اور لیٹ کر اوپر سے بھی چادر یا لحاف(blankets)اوڑھ (یعنی اپنے آپ کو cover کر) لیجئے۔ ہر سمجھدار(sensible)آدمی کو اس بات کا خیال کرنا چاہیے۔

{13}مسجد کی دریوں کو بطور چادر اوڑھنا یا تکیہ بنانا جائز نہیں۔(27نومبر 2018۔افتاءمکتب)

{14}مسجد میں اعتکاف کی نیّت کے ساتھ کوئی آرام کر رہا ہو تو وقت پر اٹھنے کیلئے مسجد میں، موبائل پر الارم(alarm)لگانا جائز ہے جبکہ میوزیکل ٹیون(musical tune)نہ ہو۔ یادرہے کہ موبائل میں میوزیکل ٹیونز کا نہ ہونا صرف مسجد کے لیے نہیں ہے بلکہ مسجد کے علاوہ(other) بھی میوزیکل ٹیونز جائز نہیں ہے، مسجد کی وجہ سے اس کی برائی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔(16ذوالحجۃالحرام1440ھ،18اگست2019ء۔افتاءمکتب دعوتِ اسلامی)

## سحری، افطار اور نیاز وغیرہ کے لیے چندہ:

{15}لنگرِ گیارہویں، لنگرِ بارہویں، لنگرِ15رجب(کونڈوں کی نیاز)، شبِ معراج، شبِ براءت اور شبِ قدر کی نیاز وغیرہ کے لیے چندہ(dunation)جمع کیا جاسکتا ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ لنگر کا چندہ ان الفاظ سے کیا جائے اور چندہ دینے والے(رقم کے مالک)کو یہ الفاظ بتا کر چندہ لیا جائے: **آپ اپنی یہ رقم رَمَضانُ الْمُبارَک کی سحری واِفطاری، بڑی راتوں اور دیگر مواقع(محفل وغیرہ)میں غریب و امیر، اعتکاف کرنے والے یا غیر معتکف، روزہ دار و بے روزہ دار، بڑوں چھوٹوں سبھی کو کھانا کھلانے اور اس رقم سے کھانے کی چیزیں تقسیم(distribute)کرنے، دریاں، تھال اور ڈیکوریشن کا سامان خریدنے یا کرائے پر لینے نیز ان کے علاوہ(other)ہر طرح کے نیک اور جائز کاموں میں خرچ کرنے کی مکمل اِجازت دے دیجئے۔**

{16}لنگر کے لئے صرف اور صرف چندہ لیجئے کیونکہ لنگر امیر و غریب سب ہی کھاتے ہیں لہٰذا اِس کے لئے زکوۃ، فِطرہ بلکہ کسی طرح کے بھی صَدَقاتِ واجِبہ ہرگز ہرگز نہ لیجئے اور نہ ہی کسی کو اِس کی ترغیب دیجئے۔(چندہ کرنے کی احتیاطیں، ص۱۹،۱۸،مُلخصاً)(26)

---

(128)"چندہ" کے مسائل کی تفصیل(detail)، "دین کے مسائل" part : 3 ، Topic number : 145 دیکھیں۔

www.farzuloom.net

### مردوں کے مسائل:

{15} مسجد میں سوتے ہوئے غسل فرض ہو جائے تو فوراً تَیَمُّم[27] کر کے مسجد سے باہر نکل جائے اور غسل کرنے کے بعد مسجد میں آئے۔ البتہ اگر فنائے مسجد میں غسل خانہ نہ ہو اور باہر جانے میں کوئی صحیح خطرہ (danger) ہو اور مسجد میں ٹھہرنے کے علاوہ (other) کوئی صورت (condition) نہ ہو (مثلاً اذان دینے والے مؤذن صاحب تالا (lock) لگا کر چلے گئے اور مسجد کا کوئی حصّہ (part) فناء مسجد بھی نہیں) تو فوراً تَیَمُّم کرے اور اب مسجد میں رہنا بھی جائز ہے (لیکن اگر فناء مسجد ہو تو مسجد میں نہیں فناء مسجد میں رُکے)۔ **یاد رہے!** اس تَیَمُّم سے نماز و تلاوت جائز نہیں، جیسے ہی باہر نکلنا ممکن ہو فوراً نکل جائے۔

{16} کپڑے ناپاک ہو گئے اس کے علاوہ (other) پہننے کیلئے کوئی دوسرا کپڑا نہیں، یا کپڑے تو ہیں لیکن ان ناپاک کپڑوں کو اپنے بیگ وغیرہ میں رکھنا ہے اور بیگ مسجد میں ہے تو ان صورتوں میں جتنے حصّے (part) پر ناپاکی لگی ہے، اتنے حصّے (part) کی ناپاکی دور کرنے کیلئے مسجد کا پانی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ **یاد رہے کہ میلے کپڑوں کو مسجد کے پانی سے دھونے کی اجازت نہیں۔** (16 ذوالحجۃ الحرام 1440ھ، 18 اگست 2019ء۔ افتاء مکتب دعوتِ اسلامی، مُلخصاً)[28]

.........................................................................

## 94 "اعتکاف اور مُعتکف"

**حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے روایت ہے:**

ایک مرتبہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے پہلی (1) رَمضان سے بیس (20) رَمضان شریف تک اِعتکاف کرنے کے بعد فرمایا: میں نے شبِ قدر کو ڈھونڈنے (find out) کرنے کیلئے رَمضان شریف کے پہلے عشرے (یعنی پہلے دس (10) دن) کا اعتکاف کیا پھر درمیانی عشرے (یعنی گیارہ (11) رمضان سے بیس (20) تک) کا اعتکاف کیا پھر مجھے بتایا گیا کہ شبِ قدر آخری عشرے میں (یعنی اکیس (21) رمضان سے مہینے کے آخر تک) ہے لہٰذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اِعتکاف کرنا چاہے وہ کرلے۔ (مُسلم ص ۵۹۴ حدیث ۱۱۶۷)

---

(129) "تَیَمُّم" کے مسائل کی تفصیل (detail)، **Topic number : 58** میں دیکھیں۔

(130) **جواب دیجئے:**

س ۱) مسجد میں کھانے، پینے اور سونے کے آداب بتائیں۔

**واقعہ(incident): پہلے کے بزرگ (یعنی نیک لوگ)**

بہت پہلے ایک بزرگ حضرتِ شَمْعُون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے، جنھوں نے ایک ہزار(1000) مہینے اس طرح عِبادت کی کہ رات کو عبادت کرتے، دن میں روزہ بھی رکھتے اور اللہ کریم کے دین کو عام کرنے کے لیے غیر مسلموں سے جہاد بھی کرتے (یعنی لڑتے)، طاقتور اتنے تھے کہ لوہے(iron) کو اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالتے تھے۔

غیر مسلموں نے آپ کو شہید (یعنی قتل۔murder) کرنے کی بہت کوشش کی مگر وہ قتل نہ کر سکے تو انہوں نے بہت سے مال(wealth) کا لالچ دے کر آپ کی بیوی کو کہا کہ جب یہ سو جائیں تو اِن کو باندھ کر ہمیں بتا دے۔ جب آپ سو گئے تو بیوی نے رسیوں(ropes) سے آپ کو باندھ دیا، آپ کی آنکھ کھلی، آپ نے اپنے جسم کو ہلایا تو ساری رسیّاں ٹوٹ گئیں۔ پھر اپنی بیوی سے پوچھا: مجھے کِس نے باندھ دیا تھا؟ کہنے لگی کہ میں تو آپ کی طاقت دیکھ رہی تھی کہ آپ اِن رسیّوں سے کس طرح باہر آتے ہیں۔ دوسری بار جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سوئے تو اُس نے آپ کو لوہے کی زنجیروں(iron chains) سے اچھّی طرح باندھ دیا۔ جیسے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آنکھ کُھلی، آپ نے فوراً زنجیریں(chains) توڑ دیں۔ بیوی نے پھر وہی کہا کہ میں تو آپ کی طاقت دیکھنا چاہتی تھی۔ حضرتِ شَمْعُون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی بیوی سے کہہ دیا کہ مجھ پر اللہ کریم کا بڑا کرم ہے۔ مجھے دُنیا کی کوئی چیز باندھ نہیں سکتی مگر، "میرے سَر کے بال"۔

تیسری بار جب آپ سوئے تو اس عورت نے آپ کو آپ ہی کے بالوں سے باندھ دیا۔ اب جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آنکھ کھلی تو آپ بستر سے نہیں اُٹھ پائے۔ اُس عورت نے فوراً دشمنوں کو بلا لیا۔ ظالم غیر مسلموں نے حضرتِ شَمْعُون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ایک سُتُون(pillar) سے باندھ دیا اور بہت بُری طرح آپ کے ناک، کان کاٹ ڈالے۔ اب حضرتِ شَمْعُون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ کریم سے دعا کی تو سُتُون(pillar) اور چھت اُن غیر مسلموں پر گر گئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ غیر مسلموں سے بچ گئے۔ (ماخوذ از مُکاشَفَۃُ القُلوب ص ۳۰۶، فیضانِ رمضان ص ۱۸۴، ملخصاً)

صَحابہ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے جب یہ سچّا واقعہ سنا تو انہوں نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے کہا: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! ہماری عمر(age) تو بَہُت کم ہے۔ اِس میں بھی کچھ وقت سونے میں گُزرتا ہے تو کچھ کمانے، کھانے اور دیگر کاموں میں نکل جاتا ہے تو ہم اتنی عِبادت نہیں کرسکتے اور یُوں بَنی اِسرائیل ہم سے زیادہ عِبادت کرنے والے ہو جائیں گے۔

اُمّت سے محبت کرنے والا آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یہ سُن کر غم میں آ گئے (sad ہو گئے)۔ اُسی وَقت حضرتِ جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام قرآنِ پاک کی سورت (سورۃُ القدر یعنی اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ مکمل سورت) لے کر آئے، جس میں یہ بھی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی اُمّت کو ہم نے ہر سال میں ایک ایسی رات دی کہ اگر وہ اُس رات میں اللہ کریم کی عِبادت کریں گے تو اِن کی وہ عبادت ہزار مہینوں کی عِبادت سے بھی زیادہ ہو جائے گی (اور وہ رات شبِ قدر ہے)۔ (ماخوذ از تفسیرِ عزیزی ج۴ ص۴۳۴)(فیضانِ رمضان ص ۱۸۳)

کچھ عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں کہ یہ رات رمضان شریف کی آخری دس (10) راتوں میں ہوتی ہے (عمدۃُ القاری ج۱، ص۳۳۵) اور کئی عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں کہ یہ رات رمضان شریف کی ستائیسویں ($27^{th}$) رات ہے (مسلم ص ۳۸۳ حدیث، ۷۶۲، ماخوذاً)، تو رمضان شریف کے پورے مہینے اور اس کی آخری راتوں میں اللہ کریم کی عبادت زیادہ سے زیادہ کرنی چاہئے۔ خصوصاً ستائیسویں (27) کی رات جیسا کہ عاشقانِ رسول یہ رات عبادت میں گزارتے ہیں، جو کہ ایک بہت اچھا طریقہ ہے [(29)]۔

## اِعتکاف:

{1} معتکف نے صرف ایک پاؤں مسجِد سے باہر نکالا تو اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔

{2} اگر دونوں ہاتھ اور سر بھی مسجِد سے باہَر نکال دیئے تب بھی اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔

{3} بے خیالی میں مسجِد سے باہر نکل گیا اور یاد آنے پر فوراً مسجِد کے اندر آ بھی گیا پھر بھی اعتکاف ٹوٹ گیا (کیونکہ غلطی سے اگر کانچ کا گلاس زمین پر گر جائے تب بھی ٹوٹ جاتا ہے)۔

{4} چور جوتے وغیرہ لے کر بھاگا اور اُسے پکڑنے کیلئے مسجِد سے باہر نکل گئے تو اِعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

{5} ایسے اسلامی بھائی جو پہلے اعتکاف کر چکے ہوں، اُن سے مشورہ کر کے اپنی ضرورت کی چیزیں پہلے ہی سے لے لیجئے تاکہ اعتکاف میں کسی دوسرے سے کوئی چیز مانگنے کی ضرورت نہ ہو، دوسروں سے چیزیں مانگتے رہنا بھی اچھی عادت نہیں۔

{6} ہر گز ہر گز دو (2) اسلامی بھائی ایک تکیے پر یا ایک چادر میں نہ سوئیں (اور اس بات کا خیال ہر جگہ رکھیں)۔

---

(131) "بدعت" کو سمجھنے کے لیے "دین کی ضروری باتیں" part : 3 ، Topic number : 180,183 دیکھیں۔

www.farzuloom.net

{7}اِسی طرح کسی کی ران یا گود میں سر رکھنے سے بھی بچیں۔

{8}اَخبارات(newspapers)عام طور پر جانداروں جیسے انسان اور حیوان(humans and animals)کی تصویروں بلکہ اشتہارات(advertisements)سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں لہٰذا مسجِد میں اخبارات نہیں پڑھنے چاہئیں اور موبائل کا استعمال تو بالکل نہیں کرنا چاہیے۔

{9}آپ گھر سے نیکیاں کرنے آئے تھے مگر کہیں ایسا نہ ہو کہ مسجد کی بے ادبیاں کر کے گناہوں کا ڈھیر لے کر واپس جائیں۔ لہٰذا **خبردار!** مسجِد میں بلاضرورت کوئی لفظ منہ سے نہ نکالیں اور موبائل سے دور رہیے۔

{10}استنجاخانے میں جانے کیلئے اصل مالک کی اجازت کے بغیر کسی کے چپّل مت پہنئے(کسی اور سے چپل مانگنے سے بھی بچیں)۔

{11}اعتکاف کے دوران جہاں تک ہو سکے اپنا وَقت، قرآنِ پاک صحیح طرح پڑھنا سیکھنے، نماز کے مسائل سمجھنے، علمِ دین حاصل کرنے، سنّتیں جاننے، دُعائیں یاد کرنے، عُلَمائے اہلسنّت کی کتابوں کو پڑھنے، قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے، مکمل تراویح کے ساتھ ساتھ نفل نمازیں پڑھنے، ذِکر و دُرود کرنے میں گزاریئے(معتکف ایسے بھی ہوتے ہیں کہ قرآنِ پاک صحیح پڑھنا نہیں آتا لیکن صبح و شام تلاوت کر رہے ہوتے ہیں، اسی طرح کئی معتکف نماز کے مسائل جاننے میں کمزور ہوتے ہیں مگر بہت زیادہ نفل نمازیں پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ ایسوں کو چاہیے کہ تلاوت اور نماز کے ساتھ ساتھ کسی صحیح قاری سے درست طریقے سے قرآنِ پاک پڑھنا اور کسی عاشقِ رسول عالم صاحب(یا کسی ایسے سمجھدار(sensible) مبلغ سے جو سُنی عالم صاحب کی کتابوں سے مسائل پڑھ کر سناتے ہوں، پڑھنا اچھا آتا ہو اور اپنی طرف سے کچھ بھی نہ بتاتے ہوں)سے نماز کے مسائل سیکھیں)۔

{12}خوب خوب قرآنِ پاک کی تلاوت کیجئے مگر یہ مسئلہ یاد کر لیں، جیسا کہ بہارِ شریعت جلد1 صفحہ552 پر مسئلہ 53 ہے: "مجمع میں(یعنی مل کر بیٹھے ہوئے)سب لوگ اونچی آواز سے(قرآنِ پاک)پڑھیں یہ حرام ہے۔ اگر کچھ لوگ پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں"۔ (مُلخصاً)

{13}دوسرے مُعتَکِفِین کے حقوق(rights)کا بھی خیال رکھئے، اُن کی خدمت اپنے لئے سعادت سمجھئے، اُن کی ضروریات(needs)پوری کرنے کی کوشش کیجئے۔

{14}جب29رَمَضانُ الْمُبارَک کو عید کے چاند کی خبر سنیں یا30رَمضان شریف کا سورج ڈوب جائے تو اعتکاف پورا ہو جانے کی وجہ سے مسجد سے ایسے مت جایئے جیسے قید(imprisonment)سے نکل گئے، بلکہ ہونا یہ چاہیے کہ

رَمَضانُ الْمُبارَک کے جانے کی خبر سنتے ہی دل غم (grief) میں ڈوبنے لگے کہ آہ! محترم مہینا چلا گیا، خوب رورو کر رمضان کے مہینے کو اَلوَداع کیجئے۔

{15} اعتکاف ختم ہونے پر خوب رورو کر اللہ کریم سے اپنی غلطیوں اور مسجِد کی بے اَدبیوں سے مُعافی مانگیے، دنیا بھر کے معتکفین کے اعتکاف قبول ہونے اور ساری اُمَّت کی مَغْفِرَت کی دعا کیجئے۔

{16} آپس میں ایک دوسرے سے حق تلفیاں (violation of rights) مُعاف کروایئے۔

{17} امام صاحِب، مُؤَذِّن صاحب اور خادم صاحب سے بھی غلطیوں کی مُعافی مانگیے اور ہو سکے تو کچھ نہ کچھ رقم، احترام (respect) کے ساتھ تحفے میں انہیں دے کر کے ان کا دل خوش کیجئے۔ مسجد کی انتظامیہ (یعنی کمیٹی وغیرہ) کا بھی شکریہ ادا کیجئے۔

{18} اعتکاف میں مسجد کی بجلی اضافی (extra) استعمال ہوتی ہے لہٰذا مشورہ ہے کہ ہر معتکف مسجد کے چندے کے لیے کچھ نہ کچھ رقم، مسجد کی انتظامیہ (یعنی کمیٹی) کو پیش کریں۔ (فیضانِ رمضان ۲۶۱ تا ۲۶۵ باتغیر)

## اعتکاف میں ان باتوں کی اجازت ہے:

{19} کھانا، پینا اور سونا[30]۔

{20} ضرورۃً دُنیوی بات چیت کرنا (مگر آہستہ آواز میں اور فالتو باتیں ہرگز مت کیجئے)۔

{21} مسجِد میں (پردے وغیرہ کے ساتھ) کپڑے بدلنا، عطر لگانا، سر یا داڑھی میں تیل ڈالنا۔

{22} مسجِد میں اُجرت (wages) کے بغیر قرآنِ کریم یا علمِ دین پڑھنا، پڑھانا یا سنّتیں اور دُعائیں سیکھنا، سکھانا۔

ان باتوں کے علاوہ (other) بھی ہر وہ کام کہ جو نہ تو اعتکاف توڑتے، نہ منع ہو بلکہ جائز ہو، نہ اس سے مسجد کی بے حرمتی (desecration) ہوتی ہو اور نہ کسی عبادت کرنے یا سونے والے کے لئے پریشانی ہوتی ہو، معتکف کیلئے جائز ہے۔ (فیضانِ رمضان ۲۵۸، ۲۵۷ ملخصاً)[31]

---

(132) مسجد میں کھانے، پینے اور سونے کی تفصیل Topic number : 93 میں دیکھیں۔

(133) **جواب دیجئے:**

س ۱) معتکف کو اعتکاف میں کیا کیا احتیاطیں (precautions) کرنی چاہئیں؟

س ۲) مسجد میں کون کون سے کام کرنا معتکف کے لیے جائز ہیں؟

.........................................................................

## 95 ”اعتکاف میں دینی کام“

**ہمارے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مُعتکف کے بارے میں فرمایا:**

وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے اور نیکیوں سے اُسے اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اُس نے تمام نیکیاں کیں۔(شعب الایمان، الحدیث،۳۹۶۶،ج۳،ص۴۲۵)

**واقعہ(incident): حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی مسجد میں اعتکاف کرتے تھے**

حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (شہر) دمشق میں رہتے تھے اور حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی بنائی ہوئی مسجد میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے دل میں خیال آیا کہ کاش!(I wish) اس مسجد کا سارا نظام (system) میرے ہاتھ میں آجائے۔ اب آپ نے اعتکاف اور نمازوں کا وقت مسجد میں زیادہ کر دیا لیکن کسی نے آپ کے بارے میں کوئی بات نہ کی۔ ایک (1) سال اسی طرح گزر گیا۔ ایک مرتبہ آپ مسجد سے باہر آئے تو آواز آئی: اے مالک! تجھے اب اللہ کریم کی طرف توجُّہ (attention) کرنی چاہیے۔

یہ سن کر آپ کو افسوس ہوا اور آپ نے اپنے دل سے مسجد کا خیال دور کر کے اللہ کریم کی عبادت شروع کر دی۔ صبح کے وقت مسجد کے دروازے پر کئی لوگ کھڑے تھے اور آپس میں کہہ رہے تھے کہ: مسجد کا انتظام (management) ٹھیک نہیں ہے لہذا اسی شخص کو مسجد کا نظام (system) دے دو۔ اب سب مل کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس آئے، آپ نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ نے نماز مکمل کی تو لوگوں نے عرض کی کہ: ہم مسجد کا انتظام آپ کو دینا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اللہ کریم سے عرض کی: اے اللہ! میں ایک سال تک عبادت کرتا رہا اور جو میں چاہتا تھا ایسا نہ ہوا، اب جب میں نے تیری طرف توجُّہ (attention) کرلی تو یہ لوگ مجھے مسجد کا انتظام (management) دینا چاہ رہے ہیں، لیکن میں تیری قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب نہ تو میں مسجد کا نظام (system) دیکھوں گا اور نہ مسجد سے باہر نکلوں گا۔ یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پھر عبادت شروع کر دی۔

(تذکرۃ الاولیاء، ج۱، ص۴۸، ۴۹ بالتغیر)

**مسجد میں ہونے والے چند کاموں کے دینی مسائل:**

{1} تلاوت، نعت و بیان میں، اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ نمازیوں کی نماز میں کوئی پریشانی نہ ہو۔

{2} نمازی کے قریب نعت وغیرہ پڑھنا منع ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: جہاں کوئی نماز پڑھتا ہو یا سوتا ہو کہ باآواز پڑھنے سے اس کی نماز یا نیند میں خلل آئے (یعنی پریشان ہو) گا وہاں قرآن مجید و وظیفہ ایسی آواز سے پڑھنا منع ہے (جس سے پریشانی ہو)، مسجد میں جب اکیلا تھا اور (تلاوت، نعت شریف یا وظیفہ) باآواز پڑھ رہا تھا جس وقت کوئی شخص نماز کے لئے آئے فوراً آہستہ ہو جائے۔ (فتاوی رضویہ، ج۸، ص:۱۰۰، رضافاؤنڈیشن لاہور)

{3} مسجدوں میں کچھ جگہ نماز کے فوراً بعد محفلوں کا سلسلہ ہوتا ہے، کبھی شروع میں مائیک پر تلاوت یا مل کر ذکر یا مل کر کلام پڑھ جاتا ہے اور دوسری طرف لوگ سنّتیں وغیرہ پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ تلاوت، ذکر، کلام اور دعا ثواب کے کام ہیں لیکن اگر نماز کے بعد اس کی ترکیب ہو تو یہ اطمینان کر لیا (ensure) جائے کہ کہیں لوگ نماز تو نہیں پڑھ رہے؟ جب تک لوگ نماز پڑھ نہ لیں اس وقت تک مائیک پر تلاوت و کلام، مل کر ذکر اور دعا شروع نہ کی جائیں تاکہ نمازیوں کو نماز میں پریشانی نہ ہو۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: بیشک ایسی صورت میں اسے جہر (یعنی بلند آواز) سے (ذکر وغیرہ کو) منع کرنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہے کہ یہ نہی عن المنکر (یعنی برائی سے روکنا) ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج۸، ص۹۹، مکتبہ رضویہ، ملخصاً)

{4} مسجد یا فنائے مسجد میں اپنا سامان (مثلاً بیگ، رضائی (thick blanket) وغیرہ) رکھنے میں، اس بات کا خیال رکھیں کہ نہ تو نماز پڑھنے والوں کو پریشانی ہو، نہ ہی نماز پڑھنے کی جگہ کم ہو اور نہ ہی سامان کی وجہ سے صف نامکمل ہو (بلکہ صف کے آخر میں بھی نہیں رکھ سکتے کہ صف مکمل کرنے میں رکاوٹ (obstruction) ہو گی)۔ (مسجد کے آداب، افتاء مکتب، لاہور، ملخصاً)

{5} مسجد میں کبھی کئی (many) حلقے لگتے ہیں (یعنی چند اسلامی بھائی ایک مُبلّغ (یعنی عُلَمائے اہلسنّت کی کتابوں سے دیکھ کر بیان کرنے والے اسلامی بھائی) کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور چند دوسرے مُبلّغ کے ساتھ بیٹھتے ہیں)، ان میں ہر دو (2) حلقوں کے درمیان اتنا فاصلہ (gap) ہو کہ دونوں حلقوں کے مبلغین کی آوازیں آپس میں نہ ٹکرائیں (یعنی پہلے حلقے کے مُبلّغ کی آواز دوسرے حلقے والوں کو پریشان نہ کرے اسی طرح دوسرے حلقے کے مُبلّغ کی آواز پہلے حلقے والوں کو پریشان نہ کرے) اور ہر حلقے کے اسلامی بھائی اپنے مُبلّغ کی آواز صحیح طرح سُن سکیں تاکہ دینی مسائل وغیرہ سمجھنے میں غلطی نہ ہو۔

{6} اسی طرح اگر کوئی سو رہا ہے یا قرآنِ پاک پڑھ رہا ہے تو ان کے قریب یہ حلقہ نہ لگائے جائیں کہ اس سے ان کے

آرام وعبادت میں پریشانی ہو گی۔

{7} نماز کے احکام یا فیضانِ سنّت میں موجود دینی مسائل، مُبَلِّغ بھی پڑھ کر سنا سکتے ہیں۔ اگر کوئی کسی مسئلے پر سوال کرے تو مُبَلِّغ بلکہ کوئی بھی اسلامی بھائی اپنی طرف سے جواب نہ دے اور دارالافتاء اہلسنت فون کرنے کا کہہ دے کیونکہ علم کے بغیر، شرعی اور دینی مسائل کا جواب دینا ناجائز و گناہ ہے۔(16 ذوالحجۃ الحرام 1440ھ، 18 اگست 2019ء۔ افتاء مکتب دعوتِ اسلامی، مُلخصاً)

{8} کچھ جگہوں پر فجر کی نماز کے بعد کلام یا شجرے وغیرہ پڑھنے کا سلسلہ اس طرح ہوتا ہے کہ سب اسلامی بھائی مل کر پڑھتے ہیں۔ اس طرح پڑھتے وقت تلاوت کرنے والوں اور نماز پڑھنے والوں کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ کہیں اونچی آواز کی وجہ سے ان کی (بلکہ کسی ایک کی بھی) تلاوت و نماز میں کوئی پریشانی نہ آئے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاوی رضویہ میں "بعد نماز ذکر کرنے" کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں: دوسرے مسلمانوں کی ایذا (یعنی تکلیف) نہ ہونے کا لحاظ لازم ہے، سونے والوں کی نیند میں خلل (یعنی فرق)، اور نمازیوں کی نماز میں تشویش (یعنی پریشانی) نہ ہو۔ (فتاوی رضویہ، ج۲۳، ص۱۷۱، رضا فاؤنڈیشن لاہور) (ہفتہ وار اجتماع کے شرعی مدنی پھول، 27 نومبر 2018۔ افتاء مکتب، دعوتِ اسلامی، مُلخصاً) فجر کی نماز کے بعد کلام یا شجرہ شریف وغیرہ میں مائیک کا استعمال تو بالکل نہیں ہونا چاہیے۔

{9} اعلان وغیرہ کی ترکیب اس انداز (style) سے کرنا جس سے کسی نمازی کو پریشانی ہو یا سونے والے کو تکلیف پہنچے، گناہ ہے (مسجد میں نعرے لگانے اور مائک استعمال کرنے میں سخت احتیاط (caution) کی ضرورت ہے)۔

{10} مسجد میں ایسے شعر پڑھنا جن میں عشق اور فسق (بے حیائی وغیرہ) کی باتیں ہوں، ناجائز ہے۔ (16 ذوالحجۃ الحرام 1440ھ، 18 اگست 2019ء۔ افتاء مکتب دعوتِ اسلامی مُلخصاً)

{11} کبھی مسجد میں جماعت کے ساتھ تہجّد یا مختلف (different) نفل نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ نفل نمازیں پڑھنا (یا لوگوں کو نفل نمازوں کے قریب بلانے کے لیے، اس کی جماعت کرنا)، ذکر و تلاوت وغیرہ کرنا سب بہترین اعمال اور عبادت کے کام ہیں لیکن یہ تمام کام کرتے وقت آس پاس سونے والے اسلامی بھائیوں کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ کہیں اس طرح کی نفل عبادت کی وجہ سے، سونے والوں کی نیند میں پریشانی نہ آئے۔ بہتر یہ ہے کہ مسجد کے کچھ حصّے (part) کو عبادت کرنے والوں کیلئے خالی رکھا جائے تا کہ جس نے رات میں جو عبادت کرنی ہے وہ وہاں جا کر عبادت کر سکے مگر (اس حصّے کی لائٹ چلانے میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ دوسروں کی نیند خراب نہ ہو۔ **ہاں!** اگر مسجد کا پورشن بلکل الگ ہے کہ وہاں کی روشنی سونے والوں کے پورشن میں نہیں جاتی تو لائٹ چلا سکتے ہیں) ہر اُس کام سے

بچیں کہ جس سے دوسروں کو تکلیف ہو (مثلاً مائیک چلانا یا مل کر مناجات کرنا وغیرہ)۔

**امامت:**

{12} جماعت سے جب بھی نماز پڑھنی ہو (وہ نماز فرض ہو یا نفل)، ان باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

1۔ بد مذہب و بد عقیدہ (غیر اسلامی عقیدے رکھنے والا مثلاً جو یہ کہے: اللہ کریم جھوٹ بول سکتا ہے (مَعَاذَاللہ! یعنی اللہ کریم ہمیں اس سے بچائے) یا جو یہ کہے: انبیائے کرام عَلَیْھِمُ السَّلَام مر کے مٹّی میں مل گئے (مَعَاذَاللہ!)، ایسے) امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔

2۔ فاسق مُعْلِن (یعنی علی الاعلان (سب کے سامنے) کبیرہ اور بڑے گناہ کرنے والے) کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔

3۔ جو قرآت میں لحن جلی کی غلطیاں (یعنی جس کی وجہ سے قرآنِ پاک پڑھنے والا گناہ گار ہو[32]) کرتا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ یونہی نابالغ کے پیچھے بالغ (grown-up)[33] کا نماز پڑھنا جائز نہیں۔

4۔ جسمانی معذور (physically handicapped) کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے جبکہ اس میں کوئی اور ایسی خرابی نہ ہو کہ وہ امامت نہ کرا سکتا ہو (یعنی اس میں امامت کی شرطیں (preconditions) پائی جاتی ہوں[34])۔

..........................................................................

## 96 "اعتکاف توڑنے والی چیزیں"

**حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا فرماتے ہیں کہ:**

ایک مرتبہ میرے والد صاحب حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کیا: یارسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! میں نے ایمان لانے سے پہلے نذر[35] مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا، کیا

---

(134) اس کی تفصیل (detail) کتاب "**فیضانِ تجوید**" میں دیکھیں۔

(135) اس کی **وضاحت** (explanation) "**دین کے مسائل**" part : 1، **Topic number: 49,50** میں ہے، جو والدین اپنے بچّوں کو خود سمجھائیں۔

(136) **امامت کی شرطوں** (preconditions) کی تفصیل (detail)، **Topic number : 70** میں دیکھیں۔

(137) "**نذر**" کی تفصیل (detail)، **Topic number : 89** میں دیکھیں۔

میں اپنی نذر پوری کروں؟ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں! اپنی نذر پوری کرو۔

(بخاری، کتاب الاعتکاف، ج ۱، ص ۶۶۲، حدیث: ۲۰۳۲)

**واقعہ (incident):** **کیا آپ اعتکاف بھول گئے؟**

حضرت عبدُ الله ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُمَا نے مدینہ پاک کی مسجدِ نَبَوِیّ الشَّریف میں اعتکاف کیا ہوا تھا۔ ایک پریشان شخص آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس حاضر ہوا اور اُس نے عرض کی: اے رَسُول الله کے چچا کے بیٹے! فلاں آدمی کا مجھ پر حق (یعنی قرض (loan) وغیرہ) ہے اور میں اُسے دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضرت عبد الله ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُمَا نے فرمایا: کیا میں تمہاری سفارش (recommendation) کروں؟ اُس نے عرض کی: جس طرح آپ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ بہتر سمجھیں۔ یہ سن کر حضرت عبدُ الله ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُمَا فوراً مسجد سے باہر نکل آئے۔ یہ دیکھ کر وہ شخص عرض کرنے لگا: حضور! کیا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنا اعتکاف بھول گئے؟ فرمایا: اعتکاف نہیں بھولا پھر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مزار (یعنی قبر) شریف کی طرف اشارہ کیا اور روتے ہوئے فرمایا: ابھی زیادہ وقت نہیں ہوا، میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے کہ (پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) فرما رہے تھے: جو اپنے کسی بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے چلے اور اس کو پورا کردے تو یہ دس (10) سال کے اعتکاف سے افضل ہے اور جو الله کریم کی رِضا کیلئے ایک (1) دن کا اعتکاف کرے گا تو الله کریم اُس کے اور جہنّم کے درمیان تین خندقیں (گڑھے pits) حائل فرمادے (یعنی بیچ میں بنادے) گا ہر خندق کا فاصِلہ (distance) مشرِق و مغرب (east and west) کے درمیانی فاصلے (distance) سے بھی زیادہ ہو گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۴۲۴ حدیث ۳۹۶۵ مُلَخّصاً)

**اعتکاف توڑنے والی باتیں:**

{1} اعتکاف واجب میں مُعتکف کو مسجد سے شرعی اجازت کے بغیر نکلنا حرام ہے، اگر نکلا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اگر بھول کر نکلا تب بھی اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ یوہیں (رَمضانُ المبارَک کے آخری عشرے کے) سنّت اعتکاف میں بھی شرعی اجازت کے بغیر نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۰۲۳)

{2} مسجد سے نکلنا اُس وقت کہاجائے گا جب پاؤں مسجد سے اس طرح باہر ہو جائیں کہ اسے عرفاً (یعنی عام طور پر) مسجد سے نکلنا کہا جاسکے۔ اگر صرف سر مسجد سے نکالا تو اس سے اِعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ (اَلْبَحرُ الرَّائِق ج ۲ ص ۵۳۰)

{3} شرعی اجازت سے باہر نکلے، کام ہونے کے بعد اگر ایک لمحے (one moment) کیلئے بھی باہر رُک گئے تو

اعتکاف ٹوٹ جائے گا(36)۔

{4} اعتکاف میں روزہ شرط (precondition) ہے، اِس لئے روزہ ٹوٹ جانے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ چاہے یہ روزہ جان بوجھ کر (deliberately) توڑا ہو یا غلطی سے ٹوٹا ہو، ہر صورت (case) میں اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر بھول کر کچھ کھاپی لیا، تو نہ روزہ ٹوٹا نہ اِعتکاف۔

{5} استنجاء خانہ (toilet) مسجِد سے باہر تھا، مُعتکف وہاں گیا اور قرض خواہ (borrower) نے روک لیا، تو اعتکاف ٹوٹ گیا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

{6} بے ہوشی (unconsciousness) یا پاگل پن (madness) اگر بہت دیر تک ہوں کہ روزہ نہیں رکھ سکتا تو اعتکاف ٹوٹ گیا اور اس اعتکاف کی قضا واجب ہے، چاہے کئی سال کے بعد صحت یاب (healthy) ہو۔ (اَیضاً ص ۲۱۳)

{7} معتکف مسجِد ہی میں کھائے پیئے اور سوئے، ان کاموں کیلئے مسجِد سے باہر جائے گا تو اِعتکاف ٹوٹ جائے گا(37)۔ (اَلْبَحْرُ الرَّائِق ج ۲ ص ۵۳۰)

{8} کھانا لانے والا کوئی نہیں تو پھر اپنا کھانا لانے کیلئے مُعتکف خود باہر جاسکتا ہے، لیکن کھانا مسجِد ہی میں کھانا ہو گا۔

{9} بیماری کے علاج کیلئے مسجد سے نکلے تو اِعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

{10} نیند کی حالت میں چلنے کی بیماری ہو اور نیند میں چلتے چلتے مسجِد سے نکل جائے تو بھی اِعتکاف ٹوٹ گیا۔

{11} اگر ڈوبنے یا جلنے والے کو بچانے کے لیے مسجد سے باہر گیا یا بیمار کی عیادت (visit) یا نمازِ جنازہ کے لیے گیا، چاہے کوئی دوسرا پڑھنے والا نہ ہو تب بھی ان سب صورتوں (cases) میں اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۰۲۵) (فیضانِ رمضان ۲۵۲ تا ۲۵۴ مُلخصاً)(38)

........................................................................

## 97 ”اعتکاف قضا کرنے کا طریقہ“

---

(138) **معتکف کے مسجد سے باہر جانے کی** دو (۲) صورتوں کی تفصیل (detail)، **Topic number : 90** میں دیکھیں۔

(139) **مسجد میں کھانے، پینے اور سونے کی** تفصیل (detail)، **Topic number : 93** میں دیکھیں۔

(140) **جواب دیجئے:**

س ۱) اعتکاف توڑنے والی کچھ باتیں بتائیں۔

www.farzuloom.net

### حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:

ایک عمل ایسا بھی ہے جس کا ثواب گِنا(count)نہیں جاسکتا، وہ اعتکاف ہے اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رَمَضان شریف کے آخری دس(10)دنوں کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔(ابن ماجہ، کتاب الصیام، ۲/۳۶۳، حدیث:۱۷۷۹)

### واقعہ(incident): رمضان کے آخری جُمُعَے کا بیان

ایک بزرگ(یعنی نیک آدمی) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رَمَضان کے آخری جُمُعہ کے دن اللہ کریم کے نیک بندے حضرت منصور بن عمّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس گئے تو وہ رَمضان شریف کے روزوں اور راتوں کی عبادت کے ثواب کے بارے میں بتا رہے تھے پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے لوگو! کیا یہ توبہ کا مہینا نہیں ؟ کیا یہ معافی (forgiveness)ملنے کا مہینا نہیں ؟ کیا اس پیارے مہینے میں جنّت کے دروازے نہیں کھولے جاتے ؟ کیا اس میں جہنَّم کے دروازے بند نہیں کئے جاتے ؟ کیا اِس میں شیطانوں کو بند(imprisoned)نہیں کیا جاتا؟ تو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اتنے بڑے ثواب سے دور ہو اور نیک کام کرنے کی جگہ گناہ کرتے رہتے ہو۔ اللہ کریم سے توبہ کرو! یہ سنتے ہی سب لوگ زور زور سے رونے لگے۔ ایک جوان روتا ہوا کہنے لگا: یہ بتائیں کہ کیا میرے روزے قبول (accepted)ہوئے ؟ کیا میرا رمضان کی راتوں میں عبادت کرنا(مثلاً نماز اور تراویح پڑھنا، قرآن پاک کی تلاوت کرنا یا سُننا) قبول ہوا؟ اور مجھ سے تو بہت سارے گناہ بھی ہوئے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کریم سے توبہ کرو، کیونکہ اُس نے قرآنِ پاک میں اس کا حکم (order) دیا ہے۔ یہ سن کر اُس نے زور سے چیخ ماری (scream) اور کہا: اللہ کریم کا اِحسان (favour) مجھ تک پہنچتا رہا لیکن پھر بھی میں گناہ کرتا رہا، پھر اُس نے دوبارہ چیخ ماری اور وفات پا گیا۔(اَلرّوضُ الفائق ص ۴۵، مُلخصاً)

### اعتکاف کی قضاء:

{1}رَمضان شریف کے آخری عشرے (یعنی اکیس (21st) رمضان سے مہینے کے آخر تک) کا سنّت اِعتکاف ٹوٹ گیا تو صرف اُس ایک دن کی "قضا" لازم ہے جس دن اِعتکاف ٹوٹا ہے۔

{2}**"اعتکاف قضا کرنے کا طریقہ"** یہ ہے کہ کسی دن سورج ڈوبنے(sun set یعنی مغرب کی نماز شروع ہونے) کے وقت بلکہ احتیاط(caution) اس میں ہے کہ چند منٹ پہلے اعتکاف قضا کرنے کی نیّت سے مسجد میں آجائے۔ اب پوری رات مسجد میں رُکے، صبح روزہ رکھے (کیونکہ اعتکاف کی قضا میں بھی روزہ رکھنا شرط(precondition) ہے)

اور یہ پورا دن مسجد میں گزارے یہاں تک کہ سورج ڈوبنے(sun set)کاوقت مکمل کرلے(اب مسجد میں اذان اور جماعت سے نماز کا سلسلہ ہو گالھذا جماعت سے نماز پڑھ کر ہی مسجد سے جائے)۔

**یاد رہے کہ:** جب اعتکاف ٹوٹ گیا تو اعتکاف کی قضا واجب ہونے کی وجہ سے اب یہ قضا اعتکاف "واجب" ہے اور "واجب اعتکاف" کے لیے جو روزہ شرط ہے، وہ روزہ واجب ہونا ضروری ہے یعنی نفل روزے کے ساتھ اعتکاف کی قضا نہیں کرسکتے۔ جیسا کہ عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں: "واجب اعتکاف"، "واجب روزے" کے ساتھ ہی درست (صحیح) ہوتا ہے(فتاوی ہندیہ، ج ا، ص ۲۱۱، بیروت)۔ "واجب روزے" سے مراد لازم روزہ ہے، چاہے اُسی سال کے رمضان کا روزہ ہو، یا()قضارمضان کا روزہ ہو، یا()نذر(منّت)یعنی اپنے اوپر کسی کام کے ہو جانے پر، یا ویسے ہی اللہ کریم کے لیے اپنے اوپر روزہ لازم کرلیا ہو، یا()خاص(specific)اُسی اعتکاف کی قضا کی نیّت کی ہو۔

(ردالمحتار، ج ۲، ص ۴۴۳، ماخوذاً، بیروت)

{3}اگر رَمضان شریف کا مہینا ختم نہیں ہوا، چاہے ایک(ا)دن ہی باقی ہے اور اعتکاف ٹوٹ گیا(مثلاً 28 رمضان کو یا اس سے پہلے)، تو رمضان کے جو دن باقی ہیں، اُن میں بھی اِسی سال کے اعتکاف کی قضا ہو سکتی ہے(بلکہ مُعتکف کو ایسا ہی کرنا چاہیے کہ 21 رمضان سے 28 رمضان تک جب بھی اعتکاف ٹوٹے، فوراً دوسرے دن اعتکاف کی قضا کرلے اور اس کے بعد نفل اعتکاف کی نیّت کے ساتھ، رَمضان شریف کا مہینا ختم ہونے تک اعتکاف ہی میں رہے)۔

{4}اعتکاف کی قضارمضان المبارک میں کرنا ہی ضروری نہیں، پورے سال میں ان پانچ(۵)دنوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے:(ا)شوال کی پہلی(یعنی چھوٹی عید)اور(۲،۳،۴،۵)ذِی الحِجہ(یعنی بڑی عید)کی دسویں سے تیرھویں (10,11,12,13)تاریخ۔ ان پانچ(5)دنوں میں روزے رکھنا مکروہِ تحریمی، ناجائز اور گناہ ہیں جبکہ اعتکاف کی قضا میں روزہ رکھنا شرط(precondition)، لازم اور ضروری ہے، اس لیے ان دنوں(days)میں اعتکاف کی قضا نہیں ہوسکتی۔

{5}اگر اِعتکاف کسی شرعی اجازت کی وجہ سے توڑا تھا یا بھولے سے ٹوٹ گیا تھا تو گناہ نہیں اور اگر جان بوجھ کر(deliberately)شرعی اجازت کے بغیر توڑا تھا تو یہ گناہ ہے لہٰذا قضا کے ساتھ ساتھ توبہ بھی کیجئے۔

## زندگی میں اگر اعتکاف کی قضاءنہ کی تو!:

{6}کسی کا اعتکاف ٹوٹ گیا اور اس کے بعد کچھ دن زندہ رہا جس میں اعتکاف کی قضا کر سکتا تھا مگر موت کا وقت آپہنچا (مثلاً ایسی بیماری آگئی کہ اب زندہ رہنے کی اُمید(hope)نہ رہی)تو وارِثوں(یعنی ایسے قریبی رشتہ داروں کو جنہیں

مرنے والے شخص کے مال میں سے حصّہ (part) ملے گا) کو وصیّت کرنا (یعنی یہ کہہ دینا) واجب (اور لازم) ہے کہ وہ (میرے مرنے کے بعد، میرے مال سے) اِس اِعتکاف کے بدلے فِدْیَہ (یعنی صدقہ) ادا کر دیں۔

{7} اگر (مرنے والے نے) وصیّت نہ کی (یعنی اس طرح صدقہ دینے کا نہ کہا) اور وارِثوں (یعنی قریبی رشتہ داروں) نے فِدْیَہ (یعنی اعتکاف قضاء ہونے کا صدقہ) دینے کی اجازت دے دی تو بھی فِدْیَہ ادا کرنا جائز ہے (جبکہ ان میں کوئی نابالغ بچّہ یا بچّی (جو بالغ (grown-up)[39]) نہ ہو)۔ (عالمگیری ج۱ ص ۲۱۴)

{8} **"اعتکاف کا فِدْیَہ دینے کا طریقہ"** یہ ہے کہ (۱) اعتکاف کے فِدْیَے کی نیّت سے (۲) کسی ایسے شخص کو کہ جسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہو (۳) صَدَقۂ فطر (مثلاً 2 کلو میں 80 گرام کم (یعنی 1 کلو اور 920 گرام) گیہوں (wheat) یا اُس کی رقم (amount)) دے دے۔ (فیضانِ رمضان ۲۵۸-۲۵۹ ملخصاً)[40]

.........................................................................

## 98 "صدقۂ فطر"[41]

**فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:**

جب تک صَدَقۂ فِطر ادا نہیں کیا جاتا، بندے کا روزہ زمین و آسمان کے درمیان مُعلّق (یعنی لٹکا ہوا) رہتا ہے۔

(اَلفِردَوس بمأثور الخِطاب ج۲ ص۳۹۵ حدیث ۳۷۵۴)

**واقعہ (incident):** **صدقۂ فطر چوری کرنے والے**

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھے صدقۂ فطر کی حفاظت کرنے کا حکم فرمایا۔ ایک آنے والا آیا اور اُس مال میں سے چوری کرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور یہ کہا کہ تجھے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس لے کر جاؤں گا۔ کہنے لگا، میں بچّوں والا ہوں، مجھے سخت ضرورت تھی تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح

---

(141) اس کی **وضاحت** (explanation) **"دین کے مسائل"** part : 1، **Topic number: 49,50** میں ہے، جو والدین اپنے بچّوں کو خود سمجھائیں۔

(142) **جواب دیجئے:**

س ۱) **اعتکاف کی قضاء کا طریقہ** کیا ہے؟

(143) عام طور پر چھوٹی عید کے دن غریبوں، فقیروں کو پیسے دیتے ہیں یہ **"صدقہ فطر"** ہوتا ہے۔ تفصیل اسی **Topic** میں ہے۔

ہوئی تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے چھپی ہوئی بات کے بارے میں پوچھتے ہوئے فرمایا: (اے) ابوہریرہ! تمہارے رات کے قیدی (prisoner) کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کی، یَارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! اس نے سخت ضرورت اور بَچّوں وغیرہ کا کہا تو مجھے رحم (mercy) آگیا، لھذا میں نے چھوڑ دیا۔ ارشاد فرمایا: اُس نے تم سے جھوٹ بولا اور وہ پھر آئے گا۔

میں نے سمجھ لیا وہ پھر آئے گا، کیونکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرما دیا ہے۔ میں اس کے انتظار (waiting) میں تھا وہ آیا اور چوری کرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور یہ کہا تجھے اللہ کریم کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس لے کر جاؤنگا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو، میں ضرورت مند (needy) ہوں، بَچّوں والا ہوں، اب نہیں آؤں گا۔ مجھے پھر رحم آگیا، اسے چھوڑ دیا صبح ہوئی تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پھر فرمایا: ابوہریرہ تمہارے قیدی (prisoner) کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کی: اس نے سخت ضرورت اور بَچّوں وغیرہ کا کہا تو مجھے رحم (mercy) آگیا، لھذا میں نے چھوڑ دیا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اُس نے تم سے جھوٹ بولا اور وہ پھر آئے گا۔

میں اس کے انتظار (waiting) میں تھا وہ آیا اور چوری کرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: تجھے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس لے کر جاؤنگا، تین (3) مرتبہ ہو چکا ہے، تو کہتا ہے نہیں آئے گا پھر آ جاتا ہے۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو، میں تمھیں ایسے کلمات (یعنی الفاظ) سکھاتا ہوں جن سے اللہ کریم تم کو فائدہ دے گا، جب تم بستر (bed) پر جاؤ تو آیتُ الکرسی (یعنی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ (پ۳، سورۃ البقرۃ، آیت ۲۵۵) مکمل) پڑھ لو، صبح تک اللہ کریم کی طرف سے تم پر حفاظت کرنے والا ہوگا اور شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارے قیدی (prisoner) کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کی، اس نے کہا کہ چند کلمات (یعنی الفاظ) تم کو سکھاتا ہوں، اللہ کریم تمھیں ان سے فائدہ دے گا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ بات اس نے سچ کہی، ویسے وہ بڑا جھوٹا ہے۔ تمھیں معلوم ہے کہ تین (3) راتوں سے تم سے بات کرنے والا کون ہے؟ میں نے عرض کی نہیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ وہ شیطان ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الوکالۃ، الحدیث: ۲۳۱۱، ج ۲، ص ۸۲، مُلخصاً)

## صدقۂ فطر:

{1} رمضان شریف میں روزے رکھے جاتے ہیں، ان روزوں میں ہونے والی کمی کو دور کرنے کے لیے صَدَقۂِ فِطر دیا

جاتا ہے کیونکہ نیکیوں سے گناہ مُعاف ہوتے ہیں اور دوسرا اس سے غریبوں کو آسانی ہوتی ہے کہ انہیں پیسے ملتے ہیں۔(مراۃ ج ۳، ص ۴۳ سوفٹ ایئر، ماخوذاً)

{2}صَدَقۂ فِطر ان تمام مسلمان مرد و عورت پر واجب ہے جو" صاحب نصاب "ہوں۔(ماخوذ از عالمگیری ج ا ص ۱۹۱)

{3}**"صاحب نصاب "** وہ ہے جس کے پاس ساڑھے سات (7.5) تولہ[42] (87.48grams) سونا (gold) یا ساڑھے باوَن (52.5) تولہ (612.36grams) چاندی (silver) یا اتنی چاندی کی رقم (amount) یا اتنی رقم کا مال (wealth) یا سامان ہو۔

{4}صَدَقۂ فِطر واجب ہونے کے لیے" صاحب نصاب " کے پاس موجود مال وغیرہ "حاجاتِ اَصلیہ " کے علاوہ (other) ہونا چاہیے (ماخوذ از عالمگیری ج ا ص ۱۹۱)۔**"حاجاتِ اَصلیہ "** یعنی زندگی کی ضرورت کا سامان مَثَلًا رہنے کا مکان، کھانا پکانے کا سامان وغیرہ۔(فیضانِ رمضان ص ۲۹۸ مُلخصاً)

{5}عِیدُ الفِطر (یعنی چھوٹی عید) کی صبح صادِق (یعنی فجر کا وقت شروع) ہوتے وَقت جو صاحبِ نصاب تھا اُسی پر صَدَقۂ فِطر واجب ہے، اگر صبح صادِق کے بعد صاحبِ نصاب ہوا تو اب واجب نہیں۔(ماخوذ از عالمگیری ج ا ص ۱۹۲)

## صدقہ فطر کس پر لازم ہے؟:

{6}کسی کے پاس ساڑے سات (7.5) تولے سے کم سونا ہو (مثلاً سات (7) تولہ سونا ہے) اور ضرورت ہی کا سامان ہے۔ ایک چیز بھی ضرورت سے زیادہ نہیں ہے اور ایک روپیہ بھی ضرورت سے زیادہ نہیں ہے تو اب اس پر نہ زکوۃ ہے، نہ صَدَقۂ فِطر ہے اور نہ قربانی (مگر ایسی صورت بہت مشکل ہے)۔

{7}اگر ایک (1) یا آدھا (0.5) تولہ ہی سونا ہے اور اس کے ساتھ دس (10) روپے ہیں یا ضرورت سے زیادہ ایک چادر ہے تو اس سونے اور سامان کی رقم (amount)، مارکیٹ ریٹ (market rate) کے مطابق معلوم کریں گے۔ اب سونے اور ضرورت سے زیادہ چیزوں یا پیسوں کے ساتھ مکمل رقم (total amount)، اگر ساڑھے باوَن (52.5) تولہ چاندی (silver) کی رقم کے برابر یا زیادہ ہو تو صَدَقۂ فِطر (اور قربانی کے وقت میں قربانی) لازم ہے۔

(144) **"تولہ "** ایک وزن (weight) ہے، جو سونا بیچنے والوں کو پتا ہوتا ہے۔ **ایک تولہ 11.664 gram** کے برابر ہوتا ہے۔

{8}اگر کسی پر قرض(loan)ہے اور قرض لینا بھی ہے، کچھ سونا ہے، کچھ چاندی ہے، کچھ cash ہے، ایک bond ہے، ایک dollar ہے، ایک مدینے پاک کا riyal بھی ہے، ایک جیکٹ extra ہے، ایک mobile بھی extra ہے، ایک scenery frame ہے، کچھ برتن صرف سجا کر رکھے ہیں، استعمال نہیں ہوتے تو اب ایسی سب چیزوں کا market rate معلوم کریں اور پیسوں کے ساتھ total amount میں وہ قرض(loan) بھی جمع(plus) کریں جو لینا ہے اور وہ قرض نکال دیں(minus کریں) گے جو واپس کرنا ہے، تو جو رقم(amount) اب بچے گی، اگر ساڑھے باوَن(52.5) تولہ چاندی(silver) کی رقم کے برابر یا زیادہ ہو تو صَدَقۂ فِطر(اور قربانی کے وقت میں قربانی)لازم ہے۔

## صدقۂ فطر کے مسائل:

{9}صَدَقۂ فِطر واجب ہونے کیلئے، "عاقل وبالغ"(grown-up)[43]ہونا شرط(precondition)نہیں۔ بلکہ بچّہ یا پاگل بھی اگر "صاحبِ نصاب"ہو تو اُس کے مال میں سے اُس کا وَلی(یعنی سرپرست(guardian)مثلاً باپ، اگر باپ زندہ نہ ہو تو دادا) دے۔(رَدُّالمُحتار ۳ ص ۳۶۵)

{10}"مالک نصاب مرد" پر اپنی طرف سے، اپنے چھوٹے بَچّوں کی طرف سے اور اگر کوئی پاگل اولاد ہے(چاہے وہ پاگل اولاد کتنی ہی عمر کی ہو)تو اُس کی طرف سے بھی صَدَقۂ فِطر واجب ہے۔ **ہاں!** اگر وہ بچّہ یا پاگل خود "صاحبِ نصاب" ہے تو پھر اُس کے مال میں سے فطرہ ادا کر دے۔(عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۲ مُلَخَّصاً)

{11}والد نہ ہو تو دادا جان، والد صاحِب کی جگہ ہیں۔ یعنی اپنے فقیر ویتیم(orphan) پوتے پوتیوں( grand sons n daughters)، کی طرف سے اُن پہ صَدَقۂ فِطر دیناواجِب ہے۔(دُرِّ مُختار ج ۳ ص ۳۶۸)

{12}ماں پر اپنے چھوٹے بَچّوں کی طرف سے صَدَقۂ فِطر دیناواجب نہیں۔(رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۳۶۸)

{13}باپ پر اپنی عاقِل بالغ اولاد کا فِطرہ واجِب نہیں۔(دُرِّ مُختار مع رَدِّالمُحتار ج ۳ ص ۳۷۰)

{14}کسی صحیح شرعی مجبوری کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکا یا مَعَاذَ اللہ! (یعنی اللہ کریم کی پناہ)بغیر مجبوری کے رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزے نہ رکھے اُس پر بھی صاحب نصاب ہونے کی صورت(case) میں صَدَقۂ فِطر واجِب

---

(145)اس کی وضاحت(explanation)"دین کے مسائل" part : 1، Topic number: 49,50 میں ہے، جو والدین اپنے بچّوں کو خود سمجھائیں۔

ہے۔(رَدُّالْمُحتار ج۳ص۳۶۷)

{15}بیوی کانفقہ (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ کا خرچ) شوہر پر ہے یابالغ اولاد جن کانفقہ باپ دیتا ہے، تو باپ اگر اِن سب کی اجازت کے بغیر ہی اِن کا فطرہ دے دے تو ادا ہو جائے گا۔ **ہاں!** اگر نفقہ اُس کے ذِمے نہیں ہے مَثَلاً بالغ بیٹے نے شادی کرلی اور گھر الگ چلا رہا ہے اور اپنا گزارہ خود ہی کر لیتا ہے تو اب اپنے نان نفقے (یعنی روٹی کپڑے وغیرہ) کا خود ہی ذِمے دار ہو گیا۔ لہٰذا ایسی اولاد کی طرف سے باپ نے اجازت لیے بغیر فطرہ دے دیا تو ادا نہ ہو گا۔

{16}شوہر نے بیوی کو نہ کہا بلکہ بیوی نے خود ہی شوہر کا فطرہ دے دیا، فطرہ ادا نہ ہو گا۔(بہارِ شریعت ج۱ص۹۳۸ مُلَخَّصاً)

{17}صَدَقَۂ فِطر دینے کا اَفضل اور بہتر وَقت یہ ہے کہ عید کی صبح (morning)، عید کی نماز پڑھنے سے پہلے پہلے دے دیا جائے۔ اگر چاند رات یا رَمضان شریف کے کسی بھی دِن بلکہ رَمضانُ الْمُبارَک سے پہلے بھی کسی نے دے دیا تب بھی فطرہ ادا ہو گیا اور ایسا کرنا بالکل جائز ہے۔(اَیضاً)

{18}اگر عید کا دِن گزر گیا اور فطرہ ادا نہ کیا تھا تب بھی فطرہ دینا ہو گا۔(اَیضاً)

{19}جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اِنہیں فطرہ بھی دے سکتے ہیں اور جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اُن کو فطرہ بھی نہیں دے سکتے۔(اَیضاً ص۹۴۰ مُلَخَّصاً)

{20}سیِّد صاحبان کو صَدَقَۂ فِطر نہیں دے سکتے کیوں کہ یہ بنی ہاشم میں سے ہیں (اور بنی ہاشم میں کسی کو بھی زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی)۔ بنی ہاشم ان پانچ لوگوں کی اولاد کو کہتے ہیں (۱) حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ، (۲) حضرت جعفر رَضِیَ اللہُ عَنْہ، (۳) حضرت عقیل رَضِیَ اللہُ عَنْہ، (۴) حضرت عباس بن عبد المطلب رَضِیَ اللہُ عَنْھُما اور (۵) حارث بن عبد المطلب (کی اولاد)۔(بہارِ شریعت جلد۱، ص۹۳۱، مُلخصاً)

{21}(۱) نابالغ اگر صاحب نصاب تھا اور اُس کے والد صاحب نے فطرہ ادا نہ کیا تو بالغ (grown-up) ہونے کے بعد وہ خود دے گا (۲) اگر صاحب نصاب نہ تھا اس پر صدقہ فطر دینا واجب نہیں (اپریل، 2023، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اسلامی بہنوں کے مسائل، مُلخصاً) لیکن (۳) جو روزے نابالغ بچّے نے رکھ کر توڑ دیے تھے، اُن کی قضا بالغ ہونے کے بعد بھی لازم نہیں۔(مارچ، 2023، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اسلامی بہنوں کے مسائل، مُلخصاً)

### صدقۂ فطر کتنا ہے؟:

{21} صَدَقۂ فطر کی ایک صورت (case) یہ ہے کہ 2 کلو میں 80 گرام کم (یعنی 1 کلو اور 920 گرام) گیہوں (wheat) یا اُس کی رقم (amount) دینا (فیضانِ رمضان ۲۹۸-۳۰۲ مُلخصاً)۔ اس کے علاوہ (other) بھی صَدَقۂ فطر کی

www.farzuloom.net

صورتیں (case) ہیں مثلاً جَو(barley)، کھجور، کشمش(raisin)4کلو میں 160 گرام کم(یعنی 3کلواور 840 گرام)۔

{22} صَدَقۂ فِطر میں بھی اُس جگہ کا اعتبار کیا جائے گا جہاں وہ رہتا ہے یعنی اگر کوئی شخص مدینے شریف میں رہتا ہے اور اپنا صَدَقۂ فِطر پاکستان میں دینا چاہتا ہے تو(چاہے وہ صَدَقۂ فِطر بیرونِ مُلک کرنسی میں دے یا بیرونِ مُلک کرنسی کے اعتبار سے پاکستانی کرنسی میں دے، لیکن) مدینے شریف کے صَدَقۂ فِطر کی رقم کا حساب کرے گا(مثلاً مدینے پاک میں صَدَقۂ فِطر دس(10) ریال بن رہا ہو اور پاکستان میں سو(100) روپے۔ ایک شخص مدینے پاک میں رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ پاکستان میں صَدَقۂ فِطر دے تو اب پاکستانی سو(100) روپے، پاکستان میں نہیں دے گا بلکہ پاکستان میں جو رقم دس(10) ریال کی بن رہی ہوگی ، اتنے پاکستانی روپے صَدَقۂ فِطر میں دے گا)۔(چندہ کرنے کی شرعی احتیاطیں، ص۳۵،ملخصاً)(44)

---

## 99 "عید کا دن اور تکبیرِ تشریق"

**حدیث شریف:**

ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہوئی تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مسجد میں عید کی نماز پڑھی۔(سنن أبي داود، کتاب الصلاۃ، الحدیث:۱۱۶۰،ج۱،ص۴۲۵)

**واقعہ(incident):** **شہزادے کی عید**

عِید کے دِن حضرتِ عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنے شہزادے(یعنی بیٹے) کو پُرانی قمیص(old shirt) میں دیکھا تو رَونے لگے، بیٹے نے عَرض کی: پیارے ابّا جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: پیارے بیٹے! مجھے ڈر ہے کہ آج عید کے دِن جب لڑکے تمھیں اِس پرانی قمیص(old shirt) میں دیکھیں گے تو تمھارا دِل ٹوٹ جائے گا۔ بیٹے نے عَرض کی: دِل تو اُس کا ٹُوٹے جو اللہ کریم کو خوش کرنے والے کام نہ کر سکا ہو یا جس نے ماں، باپ کی جائز باتیں نہ مانی ہوں۔

---

(146) **جواب دیجئے:**

س۱) **صدقہ فطر** کس پر واجب ہے؟

س۲) صدقہ فطر کن لوگوں کو نہیں دے سکتے؟

مجھے اُمّید(hope)ہے کہ آپ مجھ سے خوش ہیں تو اللہ کریم بھی مجھ سے خوش ہو جائے گا۔یہ سُن کر حضرتِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بیٹے کو گلے لگایا اور اُن کیلئے دُعا فرمائی۔(مُلَخَّصاً مُکاشَفَۃُ القُلُوب ص۳۰۸ مع فیضانِ رمضان ص۳۰۷)

## عید کے دِن یہ کام مُستحب(اور ثواب والے)ہیں:

{1}مرد کا بال بنوانا(مگر سُنّت کے مطابق بنوایئے){2}ناخُن کاٹنا{3}غُسل کرنا{4}مسواک کرنا(یہ اُس کے عِلاوہ(other)ہے جو وُضو میں کی جاتی ہے){5}اچّھے کپڑے پہننا،نئے ہوں تو نئے ورنہ دُھلے ہوئے{6}خُوشبو لگانا۔

{7}انگو ٹھی(ring) پہننا:

()مرد جب کبھی انگو ٹھی پہنے تو اِس بات کا خاص خیال رکھے کہ صِرف ایک انگو ٹھی ہو()چاندی کی ہو()اس پر نگینہ (مثلاً ایک پتھر) بھی ہو()اور نگینہ ایک ہی ہو()ساڑھے چار ماشہ(4.374grams)سے کم وَزن چاندی کی انگو ٹھی ہو ()نگینے(پتھر وغیرہ)کا وَزن اس میں نہیں آئے گا،اس(نگینے)کا وزن جتنا بھی ہو پہن سکتے ہیں۔

()ایک سے زیادہ نگینے والی انگو ٹھی پہننا مرد کے لیے جائز نہیں()بِغیر نگینے کی انگو ٹھی پہننا بھی جائز نہیں()ایک سے زیادہ انگوٹھیاں پہننا جائز نہیں()ایک انگو ٹھی چاندی کے علاوہ(except)کسی اور دھات(metal)کی پہننا بھی جائز نہیں()چاندی کی ایک انگو ٹھی بھی ساڑھے چار ماشے یا4.374gramsسے زیادہ وزن کی پہننا جائز نہیں()چاندی کی بغیر نگ والی انگو ٹھی یعنی چھلّہ پہننا بھی جائز نہیں بلکہ()چاندی کے علاوہ(except)کسی بھی دھات(metal)کا چھلّہ(shell of the ring)جائز نہیں،اسی طرح چاندی کے علاوہ(except)کسی بھی دھات کی انگو ٹھی پہننا بھی جائز نہیں۔(بہارِ شریعت ج۳،ص۴۲۸،۴۲۶مسئلہ ۱،۱۲،مُلخصاً)

**نوٹ:** عورَت سونے چاندی کی جتنی چاہے انگوٹھیاں اور چھلّے پہن سکتی ہے ، اِس میں وزن اور نگینے کی تعداد (number) بھی جتنی چاہے رکھ سکتی ہے۔(163 مدنی پھول ص۳۱،مُلخصاً)

{8}نَماز فَجر مَحَلّے کی مسجد میں پڑھنا{9}عیدُ الفِطَر(یعنی چھوٹی عید) کی نَماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھا لینا، تین(3)، پانچ(5)، سات(7)یا کم یا زیادہ ہوں مگر طاق(odd) کی تعداد میں ہوں(یعنی 2,4,6,8 نہ ہوں)۔

() کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالینا() اگر نماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گُناہ نہ ہوا مگر عشاء تک نہ کھایا تو عِتاب (ملامت) کیا جائے گا (یعنی یہ برا کام ہے) {10} عید کی نَماز، عِید گاہ (یعنی میدان وغیرہ میں جہاں عید کی نَماز ہوتی ہے) میں پڑھنا {11} عِید گاہ پیدل جانا، سُواری پر بھی جانے میں حَرَج نہیں مگر جس کو پیدل جانے کی طاقت ہو اُس کیلئے پیدل جانا اَفضل (اور بہتر) ہے اور واپَسی میں سُواری (ride) پر بھی آسکتے ہیں {12} عید کی نَماز کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپَس آنا {13} عید کی نَماز سے پہلے صَدَقۂ فِطر ادا کرنا (اَفضل تو یِہی ہے مگر عید کی نَماز سے پہلے نہ دے سکے تو بعد میں بھی دینا ہوگا) {14} خُوشی ظاہِر کرنا {15} بہت زیادہ صَدَقَہ دینا {16} عید گاہ (میدان وغیرہ میں جہاں عید کی نَماز ہوتی ہے) کو اِطمینان (satisfaction) اور نظریں نیچی کئے جانا {17} آپَس میں مُبارک باد (congratulations) دینا {18} نَماز کے بعد ہاتھ مِلانا اور گلے ملنا، جیسا کہ عُمُوماً مسلمان محبّت میں گلے ملتے ہیں۔ مگر بائیس سال (22) سے چھوٹے لڑکوں کو دوسروں سے گلے نہیں ملنے چاہیے اور دوسروں کو ان سے گلے نہیں ملنے چاہیئے۔ **ہاں!** اپنے والد صاحب، دادا صاحب، نانا جان، سگے چچا، سگے ماموں سے گلے مل سکتے ہیں {19} عیدُ الفِطر (یعنی میٹھی عِید) کی نَماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ سے **"تکبیرِ تشریق"** کہنا اور عِیدِ اَضحیٰ (یعنی بڑی عید) کیلئے جاتے ہوئے راستے میں اونچی آواز سے "تکبیرِ تشریق" کہنا۔ **"تکبیرِ تشریق"** یہ ہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْد۔ **ترجَمہ:** اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سِوا (except) کوئی عِبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۷۷۹ تا ۷۸۱، عالمگیری ج ا ص ۱۵۰، ۱۴۹ وغیرہ)

## بَقَر (یعنی بڑی) عید کا ایک مُستَحَب:

عیدُ الاَضحیٰ (یعنی بَقَر عید) کے سب دینی مسائل، وہی ہیں جو عیدُ الفِطر (یعنی میٹھی عید) کے ہیں۔ صِرف کچھ باتوں میں فَرق ہے، مَثَلًا بَقَر عید میں مُستحب (یعنی ثواب والا کام) یہ ہے کہ نَماز سے پہلے کچھ نہ کھائے چاہے قُربانی کرے یا نہ کرے اور اگر کھالیا تو کوئی گناہ بھی نہیں۔ (عالمگیری ج ا ص ۱۵۲ دارالفکر بیروت) (فیضانِ عید ص ۶ تا ۸ مُلخصاً)

## تکبیرِ تشریق:

{1} نویں (9th) ذوالحجۃ الحرام (یعنی بڑی عید سے ایک دن پہلے) کی فَجر سے تیرھویں (یعنی قربانی کے تین (3) دن مکمل ہونے کے بعد اگلے دن (next day)) کی عصر تک (یعنی چار (4) دن فجر سے عشاء تک) پانچوں وقت کی فرض نمازیں (اور پانچویں دن (5th day) فجر سے عصر تک کی نماز) جو مسجد کی جماعتِ مُستحبہ (یعنی وہ جماعت جو مسجد کے طے شدہ (decided) وقت پر ہوئی) کے ساتھ پڑھی گئیں ان میں ایک بار اونچی آواز سے **"تکبیرِ تشریق"** کہنا واجب ہے اور تین (3) بار افضل ہے۔(بہارِ شریعت ج۱ ص۷۷۹ تا ۷۸۵، تنویرُالأبصار ج۳ ص۷۱)

{2} تکبیرِ تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً کہنا واجب ہے۔(دُرِّمُختار ورَدُّالمُحتار ج۳ ص۷۳ دارالمعرفۃ بیروت)

{3} **"تکبیرِ تشریق"** اُس پر واجِب ہے جو شہر میں مُقیم (45) ہو۔ مسافر اور گاؤں کے رَہنے والے پر "تکبیرِ تشریق" واجب نہیں۔ **ہاں!** اگر ان دونوں (both of them) یا ایک نے مقیم امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھی تو اب ان پر بھی "تکبیرِ تشریق" واجب ہے۔(دُرِّمُختار ج۳ ص۷۴، مُلخصاً)

{4} مُقیم نے اگر مسافر امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھی، تب بھی مُقیم پر "تکبیرِ تشریق" واجِب ہے لیکن ان مسافر امام صاحب پر "تکبیرِ تشریق" واجِب نہیں ہے۔(دُرِّمُختار ورَدُّالمُحتار ج۳ ص۷۴)

{5} نَفل، سنّت اور وِتر کے بعد "تکبیرِ تشریق" واجِب نہیں ہے۔(بہارِ شریعت ج۱ ص۷۸۵، رَدُّالمُحتار ج۳ ص۷۳)

{6} جُمُعہ کے بعد "تکبیرِ تشریق" واجِب ہے اور عید کی نماز (یعنی بڑی عید) کے بعد بھی "تکبیرِ تشریق" کہہ لے (تو اچھی بات ہے)۔(اَیضاً)

{7} مَسبُوق (جس کی ایک (1) یا زیادہ رَکْعَتیں نکل گئی ہوں) پر "تکبیرِ تشریق" واجِب ہے مگر جب خود سلام پھیرے اُس وقت کہے۔(رَدُّالمُحتار ج۳ ص۷۶)

{8} مُنفرِد (یعنی اکیلے (alone) نماز پڑھنے والے، جیسا کہ اسلامی بہنوں کو اکیلے ہی نماز پڑھنی ہوتی ہے) پر "تکبیرِ

---

(147) **"مقیم"** اور **"مُسافر"** کی تفصیل Topic number : 83 میں دیکھیں۔

تشریق "واجِب نہیں (اَلْجَوْہَرَۃُ النَّیِّرَۃ ص ۱۲۲) مگر کہہ لے کیونکہ صاحبین (دو(2) بہت بڑے امام یعنی امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کہتے ہیں کہ اکیلے نماز پڑھنے والے پر بھی "تکبیرِ تشریق" واجِب ہے (46)۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۸۶) (فیضانِ عید ص ۸ تا ۹ ملخصاً) (47)

## 100 "فرض" "واجب" وغیرہ کا حکم اور اہم باتیں

**فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:**

اللہ کریم نے کچھ حدیں (limits) رکھی ہیں تو ان سے آگے نہ بڑھو، کچھ فرضوں کو لازم فرمایا ہے تو انہیں ضائع (waste) نہ کرو، کچھ چیزیں حرام کی ہیں تو ان کے حرام ہونے کو نہ توڑو (یعنی ایسے کام نہ کرو) اور تم پر رحمت فرماتے ہوئے، بھول کے بغیر (without forgetting) کچھ چیزوں میں سکوت (یعنی کوئی حکم بیان نہیں) فرمایا ہے تو ان کے بارے میں بحث (discussion) نہ کرو۔ (مستدرک، کتاب الاطعمۃ، شان نزول ما احل اللہ فھو حلال، ۵ / ۱۵۷، الحدیث: ۷۱۹۶) عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں: فرض اعمال قرآن سے ثابت (proven) ہوں یا حدیث سے ان پر پابندی (restricted compliance) ضرور کرو اور اخلاص سے (یعنی صرف اللہ کریم کی خوشی پانے کے لیے) کرو۔ خیال رہے کہ فرض کو چھوڑنے والا فاسق اور سخت گناہ گار ہے۔ اسی طرح حرام کام کرنے والا بڑا گناہ گار ہے تو حرام کام کرنے سے بچو بلکہ اس کے قریب بھی نہ جاؤ۔ حلال و حرام کی حدوں (limits) کو نہ توڑو، نمازیں پانچ (۵) فرض ہیں، چار (۴) یا چھ (۶) فرض ہونے کو نہ مانو، زکوۃ مال کا چالیسواں حصّہ ($40^{th}$ part-2.5٪) فرض ہے، کم یا زیادہ پر عقیدہ (یقین) مت رکھو، چار (۴) عورتوں تک کا نکاح جائز پانچویں ($5^{th}$) کو حلال چوتھی ($4^{th}$) کو حرام نہ سمجھو وغیرہ۔ (مرآۃ جلد ۱، ص ۱۹۵، سوفٹ ایر، ملخصاً)

---

(148) کبھی ایک ہی دینی مسئلے میں عالم صاحبان الگ الگ مسئلہ بیان کرتے ہیں، اس کو سمجھنے کے لیے دین کی ضروری باتیں part: 3 ، Topic number: 162,165 دیکھیں۔

(149) **جواب دیجئے:**

س ۱) **عید کے دن** کیا کیا کام کرنا مستحب ہیں؟

س ۲) **تکبیر تشریق** کیا ہے اور یہ کس پر اور کب کب واجب ہے؟

## واقعه(incident): نماز قائم کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور حج کرو

حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر (travel) میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھا، ایک دن چلتے چلتے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے قریب ہو گیا اور عرض کی: یَارَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، مجھے ایسا عمل بتایئے کہ جو مجھے جنّت میں لے جائے اور دوزخ سے دور رکھے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایک بہت بڑی بات کا سوال کیا البتہ جس کے لئے اللہ کریم آسان فرما دے اس کے لئے آسان ہے، تم اللہ کریم کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک (partner) نہ بناؤ، نماز قائم کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور اللہ کریم کے گھر (کعبۃُ اللہ) کا حج کرو۔ پھر فرمایا: کیا میں تمھیں نیکی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال (shield) ہے اور صدقہ گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور رات کے درمیانی حصّے میں انسان کا نماز پڑھنا (بھی گناہوں کو مٹا دیتا ہے) پھر آیت تلاوت فرمائی، ترجمہ (Translation): ان کی کروٹیں ان کی خوابگاہوں (یعنی بستروں) سے جدا رہتی ہیں۔

(پ۲۱، سورۃ السجدۃ، آیت ۱۶) (ترجمہ کنزالعرفان) (ترمذی، کتاب الایمان، الصلاۃ، ۴/ ۲۸۰، الحدیث: ۲۶۲۵)

### اہم باتیں:

{1} **فرضِ عملی:** اگر وہ کسی عبادت کے اندر فرض ہے تو وہ عبادت بغیر اس کے ہوگی ہی نہیں۔

{2} **واجبِ عملی:** کسی واجب کا ایک (ا) بار بھی جان بوجھ کر (deliberately) چھوڑنا صغیرہ (یعنی چھوٹا) گناہ ہے اور چند بار چھوڑنا کبیرہ (یعنی بڑا) گناہ ہے۔

{3} **سنّتِ مؤکّدہ:** کام کرنا ثواب اور اس کو چھوڑنا اساءت (یعنی برا) ہے، چھوڑنے والا ملامت (یعنی ڈانٹ پڑنے) کا حقدار (entitled) ہے اور اسے چھوڑنے کی عادت پر عذاب کا مُستحق (deserving for punishment) ہے۔ سنّت مؤکّدہ چھوڑنے پر اصرار (یعنی سنّت مؤکّدہ چھوڑنے کی عادت پر ملنے والے گناہ کی پرواہ (care) کیے بغیر بار بار کرتا رہنے (فتاوی شامی ج ۳، ص ۵۲۰ ماخوذاً) سے یہ گناہ چھوٹا نہیں رہے گا بلکہ اب یہ کبیرہ (یعنی بڑا گناہ بن جاتا) ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد ۷، ص ۴۱۰)

{4} **سنّتِ غیر مؤکّدہ:** اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے والا گناہ گار نہیں ہے۔ اگر نہ کرنے کی عادت بنالی تب بھی گناہ گار نہیں۔

**{5} مُستَحب:** اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر کچھ نہیں۔

**{6} مُباح:** وہ جس کا کرنا اور نہ کرنا برابر ہو یعنی نہ ثواب، نہ گناہ۔

**{7} حَرام قَطعی:** یہ فرض کا مُقابل(opposite) ہے، اس کا ایک بار بھی جان بوجھ کر(deliberately) کرنا کبیرہ(یعنی بڑا) گناہ۔ حرام قطعی کرنے والا فاسق اور سخت گناہ گار ہے اور اس سے بچنا فرض و ثواب ہے۔

**{8} مکروہ تحریمی:** یہ واجب کا مقابل(opposite) ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقص(یعنی نامکمل) ہوتی ہے اور بغیر شرعی اجازت کے جان بوجھ کر کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔ اس کا گناہ، اگرچہ حرام سے کم ہے مگر چند بار کرنے سے یہ بھی کبیرہ اور بڑا گناہ بن جاتا ہے(**یادرہے!** صغیرہ گناہ بھی جہنّم میں لے کر جانے والا ہے اور چھوٹا سمجھ کر کرنا، اسے بہت سخت بنا دیتا ہے **مزید(more) ہر گناہ** "کفر" کی طرف لے جانے اور ایمان برباد کروانے کا سبب بن سکتا ہے)۔

**{9} اِساءَت:** یہ سنّتِ مؤکدہ کا مقابل(opposite) ہے، اس کا کرنا بُرا ہے اور جو کبھی کرے، شرعاً وہ ملامت(یعنی ڈانٹ پڑنے) کا حقدار(deserving) اور اسے کرنے کی عادت بنانے والا گناہ گار ہے۔

**{10} مکروہِ تنزیہی:** یہ سنّتِ غیر مؤکدہ کا مقابل(opposite) ہے، جس کا کرنا دین و شریعت کو پسند نہیں مگر جو کرے تو اس کے لیے کوئی وعید یا عذاب(punishment) بھی نہیں۔

**{11} خِلافِ اَولیٰ:** یہ مستحب کا مقابل(opposite) ہے، جس کا نہ کرنا بہتر ہے، مگر جو کرے تو اس پر ملامت(یعنی ڈانٹنا) بھی نہیں۔(فتاوی رضویہ جلد ۱، ص ۹۰۳ ماخوذاً)(48)

..........................................................................

---

(150)**جواب دیجئے:**

س ۱) فرض، واجب کو نہ کرنا یا **حرام اور مکروہِ تحریمی** کو کرنا کیسا ہے؟

س ۲) **سنّتِ مؤکدہ اور اساءت** کا فرق بتائیں۔

www.farzuloom.net